دائمی محبت

غرض ایمان اُمید محبت تینوں دائمی ہیں لیکن افضل اِن میں محبت ہے

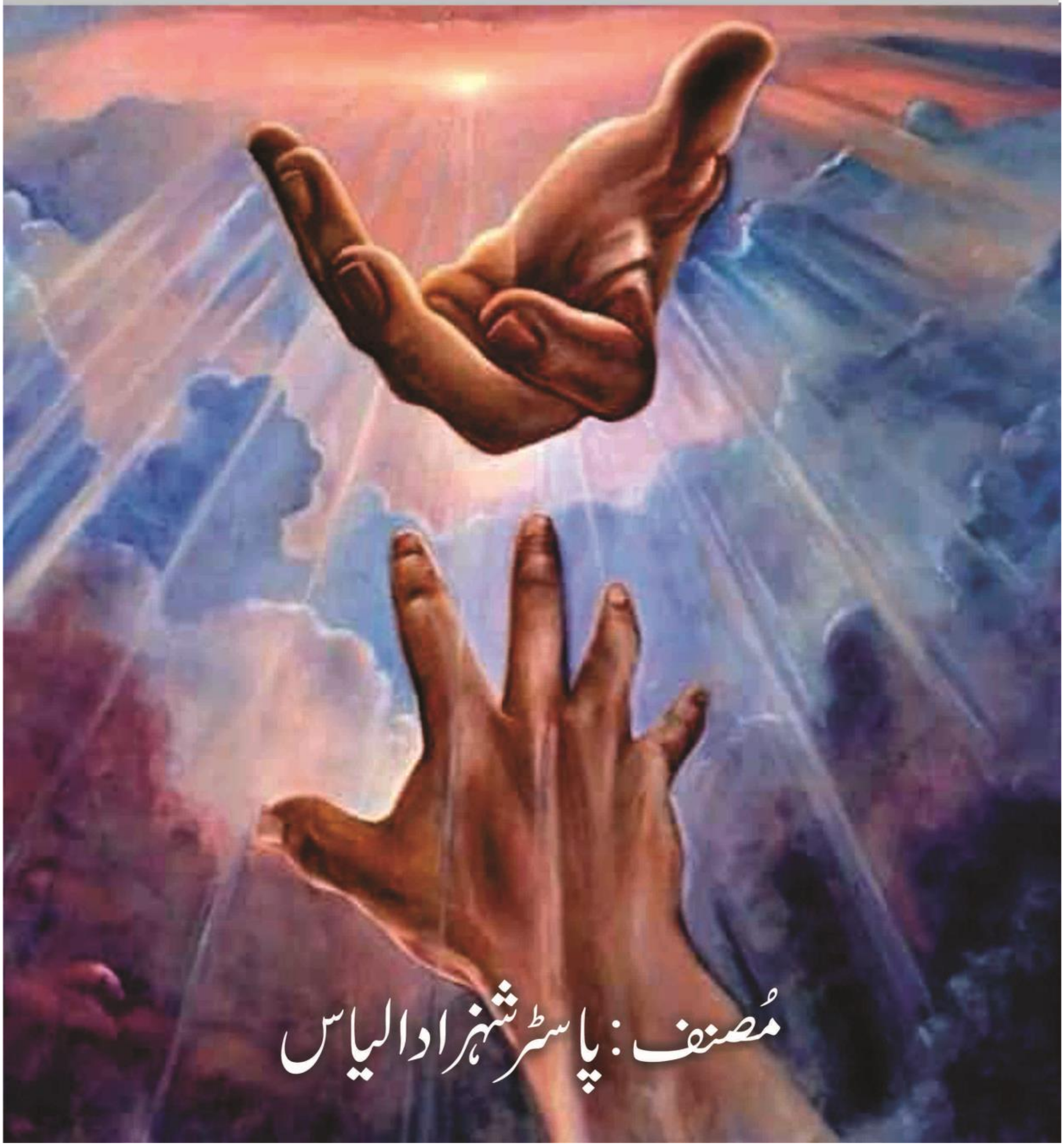

مُصنف : پاسٹر شہزاد الیاس

ناشرین: پاور اِن ورڈ منسٹریز

مارچ 2025

پروف ریڈنگ: **آفیہ شہزاد**

288-A Basti Saiden Shah Wazir

Ali Road Upper Mall Lahore Pakistan

www.powerinwordministries.com

https://www.youtube.com/@PowerInWordMinistries/videos

https://www.facebook.com/people/POWER-IN-WORD-Ministries/61551665954998/?mibextid=ZbWKwL

پیش لفظ

بے قناعت، حاسد، بے صبری، شیخی باز، بد دماغ، خود غرض، غیر مہذب، دوسروں کے احساسات اور دلچسپیوں سے لاتعلق، شکی، چال باز، عیب جو، کینہ پرور، زنا کار، حرام کار، بدگمان، فریبی، گھمنڈی، سفاک اور خود پرست دُنیا کو اس سے بڑھ کر اور کیا تحفہ دیا جاسکتا ہے کہ اُسے خُدا کی ''اگاپے'' محبت سے متعارف کروایا جائے یہی کچھ پولُس نے کُرنتھیوں کے نام پہلے خط میں کیا۔ میں سوچتا ہوں اِس سے بڑھ کر پولُس کرنتھیوں کی کلیسیا کو اور کیا دے سکتا تھا؟

کرنتھس کی کلیسیا کے نام پہلے خط کے تیرھویں باب میں پولُس جس محبت کی تعلیم دیتا ہے یہی وہ محبت ہے جس سے دُنیا جہان کے ناسُور مندمِل ہو سکتے ہیں کیوں کے یہ محبت الٰہی محبت ہے جس کا نزول آسمان سے اِنسانی دِلوں پر ہوتا ہے۔ اِسی لئے میں اِسے دائمی محبت کہتا ہوں۔

فہرستِ مضامین

1: ناگزیر محبت 2

2: محبت کی فطرت 25

3:لازوال محبت 79

4: دائمی محبت 92

باب 1

ناگُزیر محبت: 1-کرنتھیوں 13:1-3

ایک عبرانی ہونے کی وجہ سے پولُس رُسول عہدِ عتیق کے نوِشتوں سے پوری طرح واقف تھا۔ اُس نے "**گملی ایل**" جیسے قابل اُستاد سے شرع کے تمام قوانین کی تعلیم پائی تھی۔ دمشق کی راہ پر جب پولُس رُسول کی ملاقات خُداوند یسوع کے ساتھ ہوئی جو ایک بڑے جلال میں اُس پر ظاہر ہوا تو پولُس نے اپنی زندگی میں مسیح کی محبت کا تجربہ حاصل کیا۔ حالانکہ وہ مسیحی تعلیم کا بڑا مخالف تھا اور مسیحی لوگوں کو گِرفتار کرواتا اور طرح طرح کی اذیتیں دینے میں خوشی محسوس کرتا تھا۔ لیکن اِسی پولُس کی زندگی میں مسیح خُداوند کی تعلیمات بعد میں ہمیں اِس طور سے اثر انداز نظر آتی ہیں کہ وہ مسیح کے علاوہ باقی سب چیزوں کو اپنے لئے کُوڑا سمجھتا ہے۔ اور مسیحِ مصلوب کی محبت میں اِس طرح سرشار رہتا ہے کہ کسی بھی تکلیف کو اُٹھانے سے نہیں گھبراتا یہاں تک کہ وہ اپنی جان تک کا نذرانہ پیش کرنے میں بھی عار محسوس نہیں کرتا بلکہ اِس میں فخر محسوس کرتا ہے اور اِسے اپنے لئے نفع سمجھتا ہے۔

وہی شخص جو کلیسیا کا بڑا دُشمن تھا کلیسیا کا ایک مضبوط ستون بن گیا اور اُس نے یسوع کی محبت کی خاطر خود بھی بہت دُکھ سہے پولُس کو عبرانی لوگوں کے ساتھ ساتھ

غیر اقوام میں مسیح یسوؔع کی مُنادی کرتے زیادہ موثر پایا گیا اُس نے یہودیوں سے زیادہ غیر اقوام میں خِدمت کی کرنتھس کے نام اپنے پہلے خط کے تیرھویں باب میں وہ یہودیوں کے ساتھ ساتھ اُن یونانی اور دیگر اقوام کے لوگوں سے بھی مخاطب ہے جو کلیسیا میں شامل ہوئے تھے۔ پولُس نے بڑی مہارت سے خُدا کی بے ریا محبت کو بیان کیا ہے اور وہ رُوحانی نعمتوں کے حصّول اور اُن کے اِستعمال کے لئے محبت کو ایک اعلی معیار کی حیثیت سے بیان کرتا ہے۔

اِس باب میں نعمتوں کے ساتھ محبت کی افادیت کو بیان کرنا مقصود ہے۔ آگے بڑھنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم پہلے اِس بات پر غور کریں کہ کلامِ مُقدس میں رُوح کی نعمتوں سے متعلق ہمیں کیا تعلیم ملتی ہے۔

تم بڑی سے بڑی نعمتوں کی آرزو رکھو۔۔۔" 1۔کرنتھیوں31:12

"محبت کے طالب ہو اور رُوحانی نعمتوں کی بھی آرزو رکھو۔" 1۔کرنتھیوں1:14

یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ ایمان دار رُوحانی نعمتوں کے طالب ہوں اور اِس بات کے لئے خُدا سے دُعا کریں کہ خُدا اُنہیں اپنے رُوح کی نعمتوں سے بھرے اور خُدا یقینا ترستی جان کو سیر کرتا ہے۔

نعمتیں کلیسیا کے لئے کیوں ضروری ہیں؟

"۔۔۔تمہاری نعمتوں کی افزونی سے کلیسیا کی ترقی ہو۔" 1۔کرنتھیوں12:14

لیکن ہر شخص میں رُوح کا ظہور فائدہ پہنچانے کے لئے ہوتا ہے۔"

1۔کرنتھیوں7:12

گویا نعمتوں کی افزونی سے کلیسیا کی ترقی ہوتی ہے لوگ شخصی طور پر خُدا کی قربت کو محسوس کرتے ہیں اور زندگیاں مسیح میں مضبوط اور گہری ہوتی چلی جاتی ہیں۔ ابتدائی کلیسیا کے بہت جلد پھیل جانے کی ایک بڑی وجہ رُوح اُلقدس کی نعمتوں کا ظہور تھا۔ لیکن اکثر ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ جب کلیسیاؤں کے اندر رُوح کی نعمتیں کام کرنے لگتی ہیں تو شیطان کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو فخر اور غرور میں مبتلا کرکے اِن نعمتوں کی قوت کو زائل کر دے اور عموماً وہ اِس میں کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ کیوں کے عام طور پر جب لوگ غیر زبان کی نعمت کو حاصل کرتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اِس نعمت کو حاصل

کرنے کا مطلب اپنی ترقی کرنا اور پھر کلیسیا کی ترقی میں معاونت کرنا ہے جب کہ وہ دوسروں کو حقیر سمجھنے لگتے اور اُن پر طرح طرح کے طعنے کسنے لگتے ہیں جو اِنتہائی خطرناک بات ہے۔

نعمتوں کے لئے معیار

محبت کے طالب ہو اور رُوحانی نعمتوں کی بھی آرزو رکھو۔" 1۔کرنتھیوں 1:14

"اگر میں آدمیوں اور فرشتوں کی زبانیں بُولوں اور محبت نہ رکھوں تو میں ٹھنٹھناتا پیتل یا جھنجھناتی جھانجھ ہوں۔"1۔کرنتھیوں 1:13

یہ اِنتہائی ضروری ہے کہ اِن نعمتوں کے ساتھ ساتھ محبت میں بھی ترقی کریں اور محبت کے اور زیادہ طالب ہوں کیوں کے محبت ہمارے اندر فخر اور غرور کو ٹکنے نہیں دیتی۔ اگر محبت ہمارے اندر ہو گی تو وہ ہمیں دوسروں کو بھی مضبوط کرنے کے لئے اُبھارے گی، اور ہم دوسروں کو بھی اُن رُوحانی نعمتوں سے رُوشناس کروانے کے خواہاں ہوں گے جن کو ہم نے خدا کے فضل سے حاصل کیا ہے۔اگر کوئی غیر زبانوں میں دُعا کرتا ہے اور وہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنتا ہے یعنی اپنے فخر اور گھمنڈ کی باتوں سے اُنہیں چِڑاتا ہے تو وہ ٹھنٹھناتا پیتل اور جھنجناتی جھانج ہے۔

گویا وہ خُدا کی نظر میں پیتل اور جھانجھ سے بڑھ کر اہمیت نہیں رکھتا۔ یہ بڑی افسوسناک بات ہے کہ کوئی شخص رُوح کی اِس قدر اہم نعمت کو رکھتے ہوئے بھی اِس درجہ بے قدر ہو۔ وجہ صرف یہ ہے کہ محبت کا نہ ہونا ہماری تمام تر مسیحی زندگی کو کھوکھلا اور اپاہج بنا دیتا ہے۔

پس عزیز فرزندوں کی طرح خُدا کی مانند بنو اور محبت سے چلو۔ "اِفسیوں 5:1

خُدا تمام نعمتوں کا مبدا ہے پر وہ محبت کا خُدا ہے۔ اِس لئے وہ اپنی تمام نعمتیں بنی نوع اِنسان میں منتقل کرتا ہے اگر خُدا ہم سے کوئی نعمت باز نہیں رکھتا تو ہم کیوں اِن نعمتوں کی وجہ سے جو خُدا نے بخشش کے طور پر ہمیں عطا کی ہیں دوسروں کو حقیر اور ناچیز جانتے ہیں؟۔۔۔ ضرور ہے کہ ہماری نعمتوں سے کلیسیا ترقی کرے ہمارے دوست احباب اور خاندان اِن نعمتوں سے مستفید ہوں۔

محبت کے بغیر کسی بھی شخص میں نعمتوں کا ہونا بالکل ایسے ہی ہے جیسے کسی فوجی سپاہی کے پاس بندوق ہو پر اُس میں کارتوس نہ ہوں، بھلا کارتوس کے بغیر خالی بندوق کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

محبت اور نبوت

"اور اگر مجھے نبوت ملے۔۔۔۔اور محبت نہ رکھوں تو میں کچھ بھی نہیں۔"

1۔کرنتھیوں 2:13

"اور اُسی نے بعض کو رُسول اور بعض کو نبی اور بعض کو مُبشر اور بعض کو چرواہا اور اُستاد بنا کر دے دیا تا کہ مُقدس لوگ کامل بنیں اور خِدمت گزاری کا کام کیا جائے اور مسیح کا بدن ترقی پائے۔"اِفیسوں 4:11۔12

خُداوند یسوؔع نے کلیسیا کو بہت سے اِنعامات سے نوازا اُن میں سے ایک اِنعام یہ ہے کہ اُس نے کلیسیا میں نبوت کرنے والے لوگ مقرر کئے ہیں اور اِس کا مقصد یہ ہے کہ خُدا کے کلام کی گواہی اور منادی کے لئے راہ ہموار ہو سکے اور مسیح کا بدن ترقی کرے۔

"۔۔۔میں ہر فردِ بشر پر اپنی رُوح نازل کروں گا اور تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کریں گے۔"یوایل 28:2

"۔۔۔اِس لئے کہ یہ وعدہ تم اور تمہاری اُولاد اور اُن سب دُور کے لوگوں سے بھی ہے جن کو ہمارا خدا اپنے پاس بلائے گا۔"اعمال 39:2

کلیسیا کے اندر ہونے والی نبوتوں کا معیار عہدِ عتیق کی نبوتوں سے فرق ہے چونکہ اِس بات کو تسلیم کرنا بہت اہمیت کا حامل ہے کہ ہمارے پاس جو کلام موجود ہے وہ خُدا کا کامِل اِلہام اور مُکاشِفہ ہے یعنی کلیسیا میں فی زمانہ جو نبوتیں ہو رہی ہیں وہ بائبل مُقدس میں شامل نہیں کی جائیں گی اِن نبوتوں کا میعار فرق ہے۔

"لیکن جو نبوت کرتا ہے وہ آدمیوں سے ترقی اور نصیحت اور تسلی کی باتیں کہتا ہے۔" 1۔کرنتھیوں 3:14

گویا موجودہ نبوت ترقی نصیحت اور تسلی کی باتیں کہتی ہے تاکہ لوگ خُدا کے کلام کی سچائیوں کو مان لیں اور برکت حاصل کریں۔

"۔۔۔جو نبوت کرتا ہے وہ کلیسیا کی ترقی کرتا ہے۔" 1۔کرنتھیوں 4:14

"۔۔۔کیونکہ یسوع کی گواہی نبوت کی رُوح ہے۔" مُکاشِفہ 10:19

اِس آیت کے یقیناً دو مطالب قابلِ غور ہیں۔ایک زندہ اور شخصی گواہی جو کہ ایک مسیحی اپنے نجات دہندہ مسیح خُداوند کے لئے رکھتا ہے وہ اپنے کردار، گفتگو، مزاج، اور اعمال سے یسوؔع کی گواہی کا مظاہرہ کرتا ہے۔یعنی حقیقی نبی وہ شخص ہے جو اپنے کام اور کلام سے یسوؔع کا گواہ ہے اور نبوت کی رُوح کا حامل ہے۔اِس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ گواہی جو یسوؔع مسیح ایک ایمان دار کے دِل میں پیدا کرتا ہے،

یعنی وہ شخص پہلے خُدا سے ایک پیغام حاصل کرتا ہے پھر لوگوں سے بولتا ہے۔ نبوت کی رُوح ایک نعمت ہے جو اُسے خُدا کی طرف سے ملتی ہے تاہم مسیحی حلیمی ہمیں یہ سیکھاتی ہے کہ ہم اپنے آپ کو نبی کہنے کی بجائے یہ کہیں کہ خُدا نے مجھے نبوت کی بصیرت یا نبوت کی رُوح دی ہے۔

"تب عاموس نے اِمصیاہ کو جواب دیا کہ میں نہ نبی ہوں نہ نبی کا بیٹا بلکہ چرواہا اور گولر کا پھل بٹورنے والا ہوں جب میں گلہ کے پیچھے پیچھے جاتا تھا تو خُداوند نے مجھے لیا اور فرمایا کہ جا میری قوم اسرائیل سے نبوت کر۔" عاموس 7:14۔15

ہم اِسے عاموس کی حلیمی اور خاکساری اور عاجزی کہہ سکتے ہیں۔ یہ بات ماننے کے لائق ہے کہ بغیر نبوت کہ رُوح کے اِن تمام باتوں کا جو مستقبل میں ہونے والی ہیں نہ ہی یقین کیا جا سکتا ہے نہ گواہی دی جا سکتی ہے۔ نبوت کے پیغامات لوگوں کو مسیح کے پاس آنے کے لئے زیادہ قائل کر سکتے ہیں تا کہ وہ اپنی زندگیوں کو مسیح کی آمد کے لئے تیار کر سکیں۔

"نبوت کا مقصد یسوع کی خوبصورتی اور حُسن کو بے نقاب کرنا ہے۔"سی۔سی۔رائری

"لیکن اگر سب نبوت کریں اور کوئی بے ایمان یاناواقف اندر آجائے تو سب اُسے قائل کر دیں گے اور سب اُسے پرکھ لیں گے اور اُس کے دِل کے بھید ظاہر ہو جائیں گے۔تب وہ منہ کے بل گِر کر خُدا کو سجدہ کرے گا اور اِقرار کرے گا کہ بے شک خدا تم میں ہے۔" 1۔کرنتھیوں 14:24۔25

نبوت کے ذریعے بہت دفعہ گناہ گار لوگوں کو قائل کر کے مسیح خُداوند کی طرف لایا جا سکتا ہے۔

رُوح کو نہ بجھاؤ نبوتوں کی حقارت نہ کرو۔" 1۔ تھسلنیکیوں 5:19۔20

یہ اِنتہائی ضروری ہے کہ ہم نبوت کرنے والے لوگوں کو قبول کریں اور نبوت کی نعمت کو کلیسیا کی ترقی کے لئے اِستعمال میں لائیں تا کہ رُوح کا بہاؤ کلیسیاؤں کو مضبوط کرے۔

"اے فرزند تیمتھیس اُن پیشن گوئیوں کے موافق جو تیری بابت کی گئی تھیں میں یہ حکم تیرے سپرد کرتا ہوں تا کہ تو اُن کے مطابق اچھی لڑائی لڑتا رہے اور ایمان اور اُس نیک نیت پر قائم رہے۔" 1۔ تمتھیس 1:18

نبوتیں بعض اوقات ہمیں شخصی طور پر اِتنا مضبوط کرتی ہیں کہ ہم مُشکِل سے مُشکِل حالات میں بھی قائم رہتے ہیں اور ایمان اور نیک نیتی میں ترقی کرتے ہیں۔

"اُنہی دِنوں میں چند نبی یروشلیم سے انطاکیہ میں آئے اُن میں سے ایک نے جس کا نام اَگبُس تھا کھڑے ہو کر رُوح کی ہِدایت سے ظاہِر کِیا کہ تمام دُنیا میں بڑا کال پڑے گا اور یہ کلَودِیُس کے عہد میں واقع ہُؤا۔ "اعمال 11:27۔28

"اُس نے ہمارے پاس آکر پولُس کا کمر بند لیا اور اپنے ہاتھ پاؤں باندھ کر کہا رُوح القُدس یوں فرماتا ہے کہ جس شخص کا یہ کمر بند ہے اُس کو یہودی یروشلیم میں اِسی طرح باندھیں گے اور غیر قوموں کے ہاتھ میں حوالہ کریں گے۔"

اعمال 21:11۔12

نبی کی خِدمت سے آنے والے واقعات کو وقت سے پہلے ظاہر کر دیا جاتا ہے گویا شخصی اور کلیسیائی ترقی کے لئے نبوت ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ فی زمانہ کلیسیاؤں میں ایسے نام نہاد لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں جن کا یہ دعوہ ہے کہ خُدا ہم پر سب کچھ ظاہر کر دیتا ہے اور ایمان کے کمزور لوگ ایسے جھوٹے خادِموں کے جھانسے میں آجاتے ہیں، بہت سے مسیحی لوگ چُھپ کر سیانوں اور بابوں کے پاس جاتے ہیں وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جاننا چاہتے ہیں کہ ہمارے حالات کس طرح ٹھیک ہوں گے اور کب اِن میں بہتری آئے گی۔ ایسی صورت حال میں جھوٹی نبوت کرنے والوں کی تو چاندی ہے کیوں کے وہ تو پہلے ہی دعوے دار ہیں کہ

خُدا ہمارے وسیلے سے بولتا ہے ایسے لوگ یسوؔع کے نام پر لوگوں کو ٹھگ رہے ہیں اور بہت سی عورتیں بھی گھروں میں جا جا کر نبوتیں کرتی پھر رہی ہیں۔

"پر مجھے تجھ سے یہ شکایت ہے کہ تم نے اُس عورت ایزبل کو رہنے دیا ہے جو اپنے آپ کو نبیہ کہتی ہے اور میرے بندوں کو حرام کاری کرنے اور بتوں کی قربانیاں کھانے کی تعلیم دے کر گمراہ کرتی ہے۔"مُکاشِفہ 20:2

ہمیں ضرور ایسے لوگوں کو بے نقاب کرنے اور اُن کا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ لوگوں کو گمراہ نہ کر سکیں۔کچھ خادِم ایسے بھی ہیں جب اُن کے ذریعے دو تین نبوتی کلام ہو جائیں تو وہ ملاقات کے دوران اپنے آپ کو نبی کے لقب سے متعارف کرواتے ہیں اور اپنی وضع قطع سے یوں ظاہر کرتے ہیں کہ جیسے اِن کا رُتبہ بہت ہی بڑا ہے۔اور اُن کی باتوں میں سے غرور اور تکبر کی بُو آتی ہے۔

یہ کہنا مناسب ہے کہ جہاں نعمتوں کے ذریعے ترقی ہوتی ہے وہیں اِن سے مُشکلِات پیدا ہونے کے خدشات سے بھی چشم پوشی نہیں کی جا سکتی۔ضروری ہے کہ محبت کے اُصولوں کو بروئے کار لاتے ہوئے خود کو حلیم بنایا جائے اور شیطان کو موقع نہ دیا جائے کہ وہ ہمیں رُوحانی تکبر کے گہرے گڑھے میں پھینک سکے۔اگر محبت اور حلیمی سے اِس خوبصورت نعمت کو استعمال کیا جائے تو جس شخص کے وسیلہ سے نبوت ہو

رہی ہے وہ اور بھی ترقی کرے گا اور اُس کے وسیلہ سے دوسروں کو بھی برکت ملے گی۔ لیکن ایسی نبوتیں جو محض اپنے جلال کے لئے کی جارہی ہیں اُن سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔۔۔اُلٹا نقصان ہوتا ہے۔بہت سے لوگ نبوت کرتے ہیں پر اُن کے اندر محبت نام کی کوئی شے موجود نہیں ایسوں کے لئے یسوؔع نے کہا۔۔۔۔۔۔۔

"اُس دِن بہترے مجھ سے کہیں گے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی۔۔۔؟اُس وقت میں اُن سے صاف کہہ دوں گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔"متی 7:22۔23

گویا نعمتوں کے ساتھ ساتھ خُدا کے حکموں کو ماننا بھی ضروری ہے اور خُدا کا حکم یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔

محبت اور علم

"سب بھیدوں اور کُل عِلم کی واقفیت ہو۔" 1۔کرنتھیوں 2:13

پوُلس کی بات کا اِس جگہ غالباً دوہرا مطلب ہے کیوں کے بائبل کے مختلف تراجم اِسی خیال کی تائید کرتے ہیں گویا پوُلس یہاں مُکاشِفاتی عِلم یعنی عِلمیت کے کلام اور عام دُنیاوی عِلم دونوں کی بات کر رہا ہے۔عِلمیت کے کلام سے مراد اِنسانی ذرائع سے حاصل کیا گیا عِلم نہیں ہے۔بلکہ یہ وہ کلام، عِلم اور بھید ہیں جو سراسر خُدا کی طرف سے

اُس کے رُوح کے ذریعے عنایت ہوتے ہیں۔ آپ سوچ سکتے ہیں کہ یہ کیسی بڑی خوش بختی ہے کہ کوئی شخص خُدا کے آسمانی بھیدوں کا ظاہر کرنے والا بن جائے۔

حننیاہ اور سفیرہ نے جب جائیداد کی رقم میں خُرد بُرد کی تو رُوح القُدس کی بدولت پطرس پر یہ بات ظاہر ہو گئی۔ اعمال 5:3۔5

الیشع شاہِ اسرائیل کو شاہِ ارام کی ساری کاروائی کے تعلق سے پہلے ہی آگاہ کر دیتا ہے۔ 2۔ سلاطین 6:8۔12

"عکن نے یریحو سے کچھ چیزیں چُرائی جسے عِلمیت کے کلام کے ذریعے پکڑ لیا گیا۔"

یشوع 7:1۔26

پولُس مُکاشِفاتی بھیدوں کی کچھ یوں وضاحت کرتا ہے

"یعنی یہ کہ وہ بھید مجھے مُکاشِفہ سے معلوم ہوا چنانچہ میں نے پہلے اُس کا مختصر حال لکھا ہے۔ جسے پڑھ کر تم معلوم کر سکتے ہو کہ میں مسیح کا وہ بھید کس قدر سمجھتا ہوں جو اور زمانوں میں بنی آدم کو اِس طرح معلوم نہ ہوا تھا جس طرح اُس کے مُقدس رُسولوں اور نبیوں پر رُوح میں اب ظاہر ہو گیا ہے۔" اِفسیوں 3:3۔5

"مجھ پر جو سب مقدسوں میں چھوٹے سے چھوٹا ہوں یہ فضل ہوا کہ میں غیر قوموں کو مسیح کی بے قیاس دولت کی خوشخبری دُوں اور سب پر یہ بات روشن کروں کہ جو بھید ازل سے سب چیزوں کے پیدا کرنے والے خدا میں پوشیدہ رہا اُس کا کیا اِنتظام ہے۔" اِفسیوں 3:8-9

جو شخص واقعی میں خُدا کے رُوح کی راہنمائی سے بولتا ہے اور اُس کو راہنمائی ملتی ہے وہ کلیسیا کے لئے ترقی کا باعث بنتا ہے لیکن اِس کے ساتھ ہی ایک بڑی آزمائش غرور ہے جس میں پھنسنے کا خدشہ ہے۔

"۔۔۔ہم جانتے ہیں کہ ہم سب عِلم رکھتے ہیں عِلم غرور پیدا کرتا ہے لیکن محبت ترقی کا باعث ہے۔" 1۔کرنتھیوں 1:8

یہ بات دُرست ہے کہ عِلم غرور پیدا کرتا ہے لیکن اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ عِلم کے بغیر زندگی بسر کریں۔

"یہ بھی اچھا نہیں کہ رُوح عِلم سے خالی رہے۔۔۔" امثال 2:19

"میرے لوگ عدمِ معرفت سے ہلاک ہوئے۔" ہوسیع 6:4

گویاعِلم حاصل کرناخُداکی نظر میں قابل قدر بات ہے عِلم مُکاشِفاتی ہویاعِلم دُنیاوی ہوکسی نہ کسی طرح فائدہ مند ضرور ہوتا ہے۔مُکاشِفاتی عِلم کے ذریعے ہم خُدا سے متعلق بہتر طور پر جاننے کے قابل ہوتے ہیں اور دُنیاوی عِلم سے آج طرح طرح کی ایجادات ہو رہی ہیں۔دوسری طرف اگر ہم اپنے اِرد گرد موجود لوگوں سے زیادہ عِلم حاصل کرلیں خواہ وہ رُوحانی ہو یاجسمانی توغرور کا پیدا ہونا ایک فطری بات ہے۔فقیہ فریسی شرعی معاملات میں اپنے آپ کواُستاد سمجھتے تھے اِسی لئے وہ دوسروں کو حقیر جانتے تھے۔

"بھلاسرداروں یافریسیوں میں سے بھی کوئی اُس (یسوع) پر ایمان لایا؟ مگر یہ عام لوگ جوشریعت سے واقف نہیں لعنتی ہیں۔"یوحنا7: 48۔49

"پس یہودیوں نے تعجب کرکے کہاکہ اِس کوبغیر پڑھے کیوں کر عِلم آگیا۔"

یوحنا15:7

گویاوہ کسی طور بھی دوسروں کو خود سے بہتر ماننے پر تیار نہ تھے اُنہوں نے یسوؔع کو اِسی غرض سے بارہا شرعی معاملات میں آزمانے کی کوشش کی تاکہ عام لوگوں کے سامنے یسوؔع کو کمتر ثابت کرکے خود کو زیادہ مُعتبر بناسکیں لیکن اُن کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا اُلٹا یسوؔع نے اُنہیں اُنہی کی باتوں میں پھنسادیا۔اپنے عِلم پر فخر

کرنے والا شخص ہمیشہ دوسروں سے مات کھاتا ہے کیونکہ خُدا ایسوں کی مخالفت کرتا ہے۔ عِلم ہونا اچھی بات ہے لیکن اِس پر غرور اور گھمنڈ کرنا اِس بات کی علامت ہے کہ محبت کی شدید کمی ہے یا دوسرے لفظوں میں یہ کہنا واجب ہے کہ محبت سرے سے ہے ہی نہیں۔ خُدا یہ چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ کُل عِلم سے معمور اور منور ہوں لیکن ساتھ ہی ساتھ محبت سے بھرے ہوئے ہوں کیونکہ "محبت ترقی کا باعث ہے" لیکن محبت کے بغیر ہم ہر قسم کا عِلم اور بھید رکھتے ہوئے بھی خُدا کی نظر میں بے توقیر ہیں۔

محبت اور ایمان

"۔۔۔اور میرا ایمان یہاں تک کامل ہو کہ پہاڑوں کو ہٹا دُوں اور محبت نہ رکھوں تو میں کچھ بھی نہیں۔" 1۔کرنتھیوں 2:13

اگر نئے عہد نامے کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں اِس میں ایمان کے مختلف درجے نظر آتے ہیں، مثلاً یائیر نے یسوؔع سے کہا کہ چل کر میری بیٹی پر ہاتھ رکھ گویا اُس کا ایمان تھا کہ یسوؔع اگر میری بیٹی پر ہاتھ رکھ دے تو وہ شِفا پائے گی۔ جب کہ اِس کے برعکس صوبے دار نے یسوؔع سے کہا کہ تو صرف کہہ دے تو میرا خادِم شِفا پائے گا۔ سورفینکی عورت میز سے گرے ہوئے ٹکڑے ہی کو بڑا درجہ دیتی ہے۔ اور جس عورت کو بارہ برس سے خون جاری تھا وہ یسوؔع کی پوشاک کو ہی چھو کر شِفا پا لیتی ہے۔

پولُس یہاں ایک ایسے ایمان کا ذکر کر رہا ہے کہ جس کے ذریعے پہاڑوں کو بھی اُن کی جگہ سے ہٹایا جا سکتا ہے در حقیقت پولُس جس ایمان کی بات کر رہا ہے یہ عام ایمان سے فرق ایمان ہے کیونکہ یہ ایمان کی نعمت والا ایمان ہے، جسے رُوح القُدس مخصوص وقت پر ضرورت کے تحت ہمارے اندر پیدا کرتا ہے۔ گویا اِس ایمان کو ہمارے اندر پاک رُوح کے ذریعے متحرک کیا جاتا ہے تا کہ خُدا کا جلال ظاہر ہو۔ اور خُدا کے کلام کو پھیلانے اور گواہی دینے میں موثر ثابت ہو یہ بات واضح کرنی ضرور ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس ایسا ایمان نہیں ہے تو وہ کلام کی مُنادی کر سکتا ہے۔ کیوں کے یہ نعمت آپکی مُنادی یا بشارت کو موثر بنا سکتی ہے۔ لیکن اِس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ اِس کے بغیر کلام نہیں سُنایا جا سکتا لیکن اگر کسی بھی شخص میں رُوح کی نعمتیں کام کر رہی ہوں تو یہ ضرور لوگوں کی توجہ حاصل کرتی ہیں۔

بس ایمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے اور سُننا مسیح کے کلام سے۔" رُومیوں 17:10

"اِس شخص کے ساتھ ساتھ رُوح القُدس نے پولُس کو بھی ایمان کا وہ درجہ دیا جس نے معجزات کی نعمت کو بھی ساتھ متحرک کیا اِس لئے پولُس کے حکم پر وہ شخص اپنے پیروں پر بالکل آرام سے کھڑا ہو گیا اور اپنے لنگڑے پن سے شِفا پا گیا۔"

اعمال 14:8۔10

ایسی صورت حال میں ضروری ہے کہ خادِم سارا جلال خُدا کو دے اور فوراً لوگوں کو اُبھارے کہ اگر وہ اپنے گناہوں کا خُداوند اپنے خُدا کے حضور اِقرار کریں اور یسوؔع مسیح پر ایمان لائیں تو وہ خُدا کی اِن نعمتوں کو حاصل کر سکتے ہیں۔ خُداوند یسوؔع کی زمینی خِدمت اور رُسولوں کی خِدمت کے دوران ہمیں بہت دفعہ ایسے واقعات پڑھنے کو مِلتے ہیں جن میں حیران کن انداز میں خُدا کا پاک رُوح کام کرتا نظر آتا ہے۔

"پھر اُنہوں نے نِکل کر ہر جگہ منادی کی اور خُداوند اُن کے ساتھ کام کرتا رہا اور کلام کو اُن معجزوں کے وسیلہ سے جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے ثابت کرتا رہا۔"

مرقس 20:16

ایمان کی نعمت کے ساتھ ساتھ رُوح کی دیگر نعمتوں کی اگر اُس وقت ضرورت تھی تو موجودہ دور میں ہمیں اُس سے کہیں زیادہ ضرورت ہے کیونکہ آج سائنس اور ٹیکنالوجی نے ایسے اچنبے کام کر دکھائے ہیں کہ لوگ خُدا کی قدرت پر اِس طور سے دھیان نہیں کرتے لیکن خُدا اپنی قدرت کو ظاہر کرتا ہے تاکہ لوگ جانیں کہ وہ زندہ خُدا ہے۔ اِس بات کا ثبوت خُدا نے مِصؔر کی مضبوط اور مستحکم ٹیکنالوجی کے خلاف اپنے جلالی کاموں کے ذریعے دیا اور مِصریوں کو ماننا پڑا کہ خُدا کی قوت زیادہ زور والی ہے۔

یہ کہنا واجب ہے کہ دُنیا میں جتنی بھی ایجادات اِنسانی فلاح اور ترقی کے لئے ہو رہی ہیں اُن کے پیچھے بھی خُدا ہی کا ہاتھ کار فرما ہے کیونکہ وہی لوگوں کو حِکمت سے بھرتا ہے کہ وہ ایسے کام کر سکیں، لیکن خُدا کسی بھی ایجاد اور ٹیکنالوجی کا محتاج نہیں ہے اِس لئے وہ اپنے رُوح کے وسیلے اُن سے بھی بڑے کام ظہور میں لا کر لوگوں کو حیرت میں ڈال دیتا ہے۔

یہ بہت اچھا ہے کہ ہم خُدا سے ایک بڑے ایمان کی درخواست کریں لیکن اُس ایمان سے ہونے والے بڑے بڑے کام اگر صرف اپنے نام کو جلال دینے کے لئے کریں تو کیا فائدہ؟ اگر کسی شخص میں رُوح کی ایسی نعمتیں کام کر رہی ہوں تو ضرور ہے کہ وہ اپنے اندر محبت کو اور بھی فروغ دیتا جائے تاکہ اُس کی زندگی میں نعمتوں کی موجودگی کی وجہ سے دوسروں کی بھی ترقی ہو اور خُدا کے نام کو عِزت اور جلال ملے۔ لوگ مسیح کے پاس آئیں اور کلیسیا کی ترقی ہو۔ لیکن اگر وہ شخص محبت سے خالی ہے تو کلام کہتا ہے کہ وہ شخص کچھ بھی نہیں۔

محبت دولت اور بدن

"اور اگر اپنا سارا مال غیروں کو کھلا دُوں یا اپنا بدن جلانے کو دے دوں اور محبت نہ رکھوں تو مجھے کچھ فائدہ نہیں۔" 1۔ کرنتھیوں 3:13

"اور چونکہ ملک میں کنگال سدا پائے جائیں گے اِس لئے میں تجھ کو حکم کرتا ہوں کہ اپنے ملک میں اپنے بھائی یعنی کنگالوں اور محتاجوں کے لئے اپنی مٹھی کُھلی رکھنا۔" اِستثنا 15:11

"مقدسوں کی احتیاجیں رفع کرو۔۔۔" رُومیوں 12:13

خیرات بانٹنے والا سخاوت سے بانٹے۔" رُومیوں 12:8

خُدا اپنے کلام کے ذریعے اُبھارتا ہے کہ غریبوں ناداروں یتیموں اور بیواؤں اور کنگالوں کی مدد کریں۔ لیکن اِس طرح نہیں کہ بعد میں ڈھنڈورا پیٹتے پھریں کہ ہم نے فلاں فلاں بھائی کی مدد کی تھی یا اُس کی غربت کا مذاق اُڑائیں یہ اچھی بات نہیں۔ اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو ہم میں خُدا کی محبت نہیں ہے۔

"بلکہ جب تو خیرات کرے تو جو تیرا دہنا ہاتھ کرتا ہے اُسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اِس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔" متی 6:3

"اپنی روٹی پانی میں ڈال دے کیوں کے تو بہت دِنوں کے بعد اُسے پائے گا سات کو بلکہ آٹھ کو حِصّہ دے۔۔۔" واعظ 11:1

اگر ہم دِکھاوے کے لئے ایسا کرتے ہیں تو ہم فقیہ اور فریسیوں جیسی سوچ کے مالک ہیں کیونکہ وہ جب ہیکل میں ہدیئے لاتے تھے تو اپنے آگے نرسنگا بجواتے تھے تاکہ لوگ دیکھیں لیکن یسوؔع نے صاف کہا کہ وہ اپنا اجر پا چکے، کیونکہ وہ خود نمائی کا شکار ہیں آج بھی لوگ دس روپے یا پانچ روپے کا نوٹ تو تھیلی میں ڈال دیتے ہیں لیکن پانچ سو یا ہزار کا نوٹ پادری صاحب کو برائے راست پکڑانا پسند کرتے ہیں۔ ہم لوگ کتنے منہ زور ہیں کہ خُدا کے گھر میں بھی ہمیں اپنی ذات کی بڑائی اور نمائش کرتے ہوئے خوف نہیں آتا۔ اگر ہم اِس غرض سے ہدیہ یا خیرات دیتے ہیں کہ لوگ ہمارے احسان مند ہوں تو ہم سے بڑا بے وقوف کون ہو سکتا ہے؟

"خبردار اپنے راستبازی کے کام آدمیوں کے سامنے دِکھانے کے لِئے نہ کرو۔ نہیں تو تُمہارے باپ کے پاس جو آسمان پر ہے تُمہارے لِئے کُچھ اجر نہیں ہے۔" متی 1:6

جو شخص اپنی مال و دولت سے دُوسروں کو نیچا دِکھانا چاہتا ہے وہ محبت سے خالی ہے۔ کرنیلیس نام ایک شخص غیر قوم سے تعلق رکھتا تھا پر خُدا ایسوں کو برکت دیتا ہے۔

"وہ دِین دار تھا اور اپنے سارے گھرانے سمیت خُدا سے ڈرتا تھا اور یہُودِیوں کو بُہت خَیرات دیتا اور ہر وقت خُدا سے دُعا کرتا تھا۔" اعمال 2:10

"۔۔۔اُس نے اُس سے کہا تیری دُعائیں اور تیری خیرات یادگاری کے لئے خدا کے حضور پہنچیں۔"اعمال 4:10

جو دِل سے دوسروں کی مدد کرتے ہیں خُدا اُن کو پہچانتا ہے اور اُن پر اپنا آسمان کھول کر برکت دیتا ہے۔ محبت کے بغیر جذبے بے معنی ہیں اور سب کچھ لا حاصل ہے۔ اگر اپنا بدن بھی جلانے کے لئے دے دیا جائے جو ایک خطرناک عمل ہے اِس میں جان بھی جا سکتی ہے اور اِس کا مقصد صرف اور صرف اپنی خود نمائی اور ستائش ہو تو اِس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

بعض اوقات ہم بڑی بڑی قربانیاں دیتے ہیں جس سے عموماً ہم بدنی طور پر تھکاوٹ کا شِکار ہو جاتے ہیں کئی دفعہ ہم پادری صاحب اور دیگر لوگوں کے سامنے اپنی محنت اور جاں فِشانی کو محض اِس لئے بڑھا لیتے ہیں تا کہ سب کی توجہ حاصل کریں یہ ڈرامہ بازی سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں ہے۔

اور اِسی طرح کئی لوگ دوسروں کے کاموں کو بھی اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں تا کہ کام کے آخر میں صرف اُن کا نام آئے کہ فلاں بھائی نے یہ سب محنت کی ہے۔ ایسی مُشکِلات میں سے گزر کر اپنی جان کو دُکھ دے کر کیا حاصل جس کا حصّول صرف اپنے نام کی تعریف اور اپنی ذات کی نمائش ہو؟۔۔۔ صاف ظاہر ہے یہ سب کچھ دِکھاوا ہے

اور خُدا دِکھاوا کرنے والے لوگوں کو اچھا نہیں سمجھتا محبت کے بغیر ہر ایک عمل بے کار ہے۔

باب 2

محبت کی فِطرت: 1۔کرنتھیوں 13: 4-7

اِس باب میں ہم محبت کی فِطرت کے متعلق بات کریں گے کہ محبت کیا ہے؟ وہ کیا کرتی ہے؟ اور کن باتوں کو پسند نہیں کرتی۔

محبت صابر اور مہربان ہے

محبت صابر اور مہربان۔ 1۔ کرنتھیوں۔13: 4-7

ایک مسیحی مُصنف صبر کو تمام اوصاف کی ملکہ قرار دیتا ہے۔ محبت صابر یعنی صبر کرنے والی ہے اِشتعال انگیزی کے باوجود بھی برداشت کرتی ہے تحمل سے کام لیتی ہے اور ناجائز طریقے سے آگے بڑھنے کی بجائے اپنے مناسب وقت کا اِنتظار کرتی ہے اور اپنی موجودہ حالت پر مطمِن رہتی ہے گویا محبت کرنے والا شخص دوسروں کی دی ہوئی اذیتوں کو خاموشی سے برداشت کر لیتا ہے یسوعؔ تمام آزمائش کو بڑے صبر سے سہہ گیا اور اُس نے اپنا منہ نہ کھولا۔ کسی بھی ایماندار میں صبر کا ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ یہ محبت کا وصف ہے۔

"اور صبر کو اپنا کام کرنے دو تا کہ تم پورے اور کامل ہو جاؤ اور تم میں کسی بات کی کمی نہ رہے۔ "یعقوب 4:1

محبت ہمارے اندر صبر اور برداشت پیدا کرتی ہے کیوں کے محبت خود صابر ہے اور محبت مہربان ہے اِس لئے محبت کرنے والا شخص کبھی کسی کے نقصان سے خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ دوسروں کی مدد کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ ضروری نہیں کہ مہربان صرف امیر کبیر آدمی ہی ہو۔ مہربانی کا تعلق تو دِل سے ہے کہ ہم دوسروں کے لئے کتنا بوجھ رکھتے ہیں اور دوسروں کی خِدمت کا ہمارے اندر کتنا جذبہ ہے اپنے تھوڑے سے وسائل میں بھی دوسروں کو شریک کرنا مہربانی ہے

گذشتہ برسوں میں خِدمت کے دوران مجھے بہت سے ایسے لوگوں سے ملنے کا شرف حاصل ہوا جو صابر اور مہربان ہیں۔ آپ ہمیشہ ایسے لوگوں سے مِل کر دِلی اطمینان کو حاصل کریں گے کیونکہ صبر اور مہربانی محبت کی فِطرت سے جُڑے ہوئے جذبے ہیں اور مبارک ہے وہ کلیسیا جس میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ کیوں کے یہ دوسروں کی بھلائی کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں اور خِدمت گذاری کا احساس ہمیشہ اُن میں موجزن رہتا ہے۔

مائک ویکلی ایک خوب صورت واقعہ بیان کرتے ہیں۔

"چند سال پہلے کی بات ہے کہ میں اپنے پانچ چھ مبشروں کی ٹیم کے ساتھ گاؤں گاؤں سفر کر رہا تھا۔ ہم بڑی گاڑی میں سفر کرتے اور خاص طور پر ایسے بازاروں کی تلاش میں رہتے جہاں لوگوں کا مجمع ہو۔ تاہم ایسی جگہوں پر رُکتے اور اناجیل اور دوسری مسیحی کتابیں فروخت کرتے اور گلیوں میں کھڑے لوگوں سے انجیل کی بات کرتے۔ اِسی دوران ایک دِن ہم بلگرام نام ایک چھوٹے سے گاؤں میں پہنچے اپنے ٹرک کا پچھلا حصّہ کھولا اور اِنجیل کے پیغام کی مُنادی شروع کر دی جونہی ہم نے کتابِ مُقدس کے حصّوں کی فروخت شروع کی تو ایک بوڑھے سے شخص نے آکر ہمیں سلام کیا ایک خوش گوار مُسکراہٹ کے ساتھ۔۔۔ اُس کا چہرہ دمک رہا تھا۔

آپ کو میرے گھر ضرور چلنا ہے اُس نے اِصرار کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جب ہم نے کام ختم کر لیا تو ہم سب اِکٹھے ہوئے اور اُس بوڑھے شخص کے ساتھ اِس کے گھر کی طرف چل دیئے۔ اُس کا گھر گارے اور اینٹوں سے بنے ایک کمرے پر مشتمل تھا۔ اُس کا گھر نہایت سادہ اور بغیر کسی سہولت کے تھا۔ اِس بات کو سمجھنے میں ہمیں کوئی مُشکِل نہیں ہوئی کے ہم ایک اِنتہائی غریب آدمی کے مہمان ہیں۔ وہ اُس گھر میں اپنی بیوی اور کئی بچوں کے ساتھ رہتا تھا۔ گھر کا گزر بسر اُس کی ہر روز کی مزدوری سے ہوتا تھا گھر کا فرنیچر ایک پُرانے سے بستر تک محدود تھا گھر میں کچھ کھانا پکانے والے کچھ کھانا

کھانے والے برتن اور کچھ دیگر اِستعمال کی ضروری اشیا تھیں۔گھر حقیقی غربت کی تصویر تھا تو بھی ہمارے میزبان نے ہمیں شاہانہ انداز سے خوش آمدید کیا ہمیں بستر پر اور جہاں بھی جگہ تھی بٹھایا۔۔۔ ہمارے لئے چائے لے کر آیا اور اِس بات پر بضد رہا کہ ہم کھانے تک رُکیں اُس کی غربت دیکھتے ہوئے ہم نے کافی کچھ کہنے کی کوشش کی کہ ہم نہیں رُک سکتے ہمیں آگے جانا ہے لیکن ہماری کوئی بات بھی اِس کا اِرادہ نہ بدل سکی۔یہ آدمی اور اُس کا خاندان مسیحی تھا وہ اِس گاؤں بلگرام میں واحد مسیحی تھے غالباً دور دراز تک اور کوئی مسیحی نہ تھا۔اور وہ کوئی ایسا لمحہ ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا کہ وہ ہماری خدمت نہ کر سکے۔۔۔ اور ہمیں بہتر سے بہتر مہیانہ کر سکے۔ہم دراصل وہ عظیم ترین خوشی تھے جو ایک لمبے عرصہ کے بعد اِس چھوٹے سے گھر کو میسر آئی تھی۔اِس کے گھر میں چند مرغیاں تھیں جو اِس گھر کے اندر اور باہر اپنے پنجوں سے زمین کُرید کُرید کر اپنی خوراک حاصل کر رہی تھیں اور اِنہی مرغیوں میں سے ایک اُس دن ہنڈیا میں گئی اور جب ہم یہ شاہی کھانا کھا رہے تھے تو وہ بوڑھا شخص اور اُس کا خاندان پاس بیٹھے ہمیں اپنے دستر خوان پر کھاتے دیکھ رہے تھے اُن کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔ مسیحی محبت کی اِس نہایت خوب صورت اور جیتی جاگتی تصویر دیکھ کر ہم بہت حلیم اور خاکسار بن کر اُس شام دیر سے بلگرام سے روانہ ہوئے

ہم نے اُس شخص کی فیاضی سے بہت کچھ سیکھا جس کے پاس دوسروں کو دینے کے لئے بہت تھوڑا تھا لیکن اُس نے اپنا سب کچھ خوشی سے دے دیا۔"

دوسروں کی خِدمت کر کے جو خوشی محسوس ہوتی ہے اُس کا بیان لفظوں میں کرنا ممکن نہیں لیکن ایک محبت سے بھرا صابر اور مہربان اِنسان ہی اِس شرف کو حاصل کر سکتا ہے۔

رِبقہ ایک مہربان لڑکی تھی اِسی لئے وہ ناصرف اِلیعزر بلکہ اپنی مرضی سے اُس کے اُونٹوں کو بھی پانی پلانے کے لئے رضامند ہو گئی۔ یہ ایک محنت طلب کام تھا پر اُس نے بڑی خوشی سے اُسے سر انجام دیا۔ ضروری نہیں کہ صرف ایسے ہی کاموں سے ہم دوسروں کے ساتھ مہربانی کر سکتے ہیں بلکہ بہت چھوٹے چھوٹے کام جو ہماری نظر میں بسا اوقات کوئی اہمیت نہیں رکھتے مگر خُدا اُن کی بڑی قدر کرتا ہے۔

"اور جو کوئی شاگرد کے نام سے اِن چھوٹوں میں سے کسی کو صرف ایک پیالہ ٹھنڈا پانی ہی پلائے گا میں تم سے سچ کہتا ہوں وہ اپنا اجر ہرگز نہ کھوئے گا۔" متی 42:10

ہمارے اِرد گرد بہت سے ایسے کام ہو رہے ہوتے ہیں جس میں ہم دوسروں کی مدد کر سکتے ہیں۔ میں ایک دفعہ سرگودھا میں کلام کی خِدمت کر رہا تھا۔ عِبادت کے بعد ایک نوجوان شخص کو دیکھ کر میں بڑا خوش ہوا کہ وہ اپنی سائیکل پر کئی بزرگ لوگوں کو اُن

کے گھر چھوڑ کر آیا جب وہ ہمارے ساتھ کھانا کھا رہا تھا تو میں نے اُس سے پوچھا کہ کیا پادری صاحب نے آپ کو یہ ذمہ داری دی ہے کہ آپ ایسا کریں؟

تو اُس نے مُسکرا کر جواب دیا کہ میں اپنی خوشی سے ایسا کرتا ہوں تا کہ وہ چرچ آنے سے نہ گھبرائیں کہ ہم واپس کیسے جائیں گے۔ اِس طرح وہ آسانی سے عبادت میں شریک ہوسکتے ہیں اور کئی دفعہ تو میں صبح باری باری اُنہیں اُن کے گھر سے لے کر بھی آتا ہوں خُداوند یقیناً ایسے لوگوں کو برکت دیتا ہے۔

یسوع نے ایک سامری شخص کی تمثیل سُنائی جو دلی طور پر مہربان آدمی تھا اُس نے زخمی آدمی سے کس قدر بھلائی کی اُس کی مرہم پٹی کی اُس کا ایک جگہ ٹھہرنے کا اِنتظام کیا اور اُس کا تمام خرچ برداشت کیا حالانکہ وہ اُسے جانتا تک نہ تھا۔ **لوقا 10:30-37**

ایک صابر اور مہربان شخص خُدا کی طرف سے ایک انمول تحفہ ہوتا ہے۔

محبت کیا نہیں کرتی

ذیل میں بیان کی گئی باتیں محبت کی فطرت میں شامل نہیں ہیں کیوں کے وہ اِن تمام باتوں سے پاک ہے۔

"محبت حسد نہیں کرتی محبت شیخی نہیں مارتی اور پھولتی نہیں نازیبا کام نہیں کرتی اپنی بہتری نہیں چاہتی جھنجھلاتی نہیں بدگمانی نہیں کرتی بدکاری سے خوش نہیں ہوتی۔" 1۔کرنتھیوں 13:4۔6

آیئے اِن کا تفصیلی جائزہ لیں۔

محبت حسد نہیں کرتی

حسد اِنسانی فطرت کا ایسا ناسور ہے جو زندگی کے تمام شعبوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ حسد کرنے والا شخص ہمیشہ دوسروں کی ترقی سے جلتا ہے اور وہ کسی کو آگے بڑھتا ہوا دیکھ کر دِل ہی دِل میں کڑھتا رہتا ہے اور بعض اوقات دوسروں کے لئے بہت پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔

قائن نے ہابل کو صرف حسد کی وجہ سے قتل کیا تھا کیوں کے اُس کی قربانی کی بجائے خُدا نے ہابل کی قربانی کو قبول کیا قائن میں محبت نہیں تھی اِسی لئے وہ ایک حاسد شخص تھا۔پیدائش 4:3۔8

گھروں میں عموماً ایک دوسرے سے حسد کیا جاتا ہے اِس لئے گھروں میں لڑائی جھگڑے کی فضا قائم رہتی ہے دفتروں میں حاسد لوگ موجود ہیں جو مالکان کے دِلوں میں دوسروں کے لئے ہر وقت نفرت کے بیج بوتے نظر آتے ہیں۔ وہ ہمیشہ دوسروں

کے اچھے کاموں کو چُھپاتے اور اُن کے کمزور پہلوؤں کو اُچھالتے ہیں۔ آج کل تو کلیسیاؤں میں حسد کی رُوح اِس طرح کام کر رہی ہے کہ اِنسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ ایسی باتوں سے بھی کسی کو حسد اور جلن ہو سکتی ہے؟ اگر ایک کو سٹیج پر بُلایا جائے دوسرے کو موقع نہ ملے اگر پاسبان ایک سے ہاتھ ملائے اور دوسرے سے بغل گیر ہو۔۔۔یا کسی کی کلیسیا میں تعریف کر دی جائے اِس جیسی چھوٹی چھوٹی کئی باتوں کی وجہ سے حسد کیا جاتا ہے۔

کئی خادِم بھی حاسد ہوتے ہیں کیوں کے وہ کسی دوسرے کو کلام سُناتے ہوئے دیکھ ہی نہیں سکتے وہ تو پیغام کے دوران اپنی بائبل کو اِدھر اُدھر سے کھولتے رہتے ہیں اور یوں لگتا ہے جیسے وہ عِبادت میں نہیں بلکہ اور ہی دُنیا کی سیر کر رہے ہیں یہ اِنتہائی شرمناک بات ہے یہ سب کچھ ناصرف محبت کی کمی کی علامات ہیں بلکہ حسد جیسے ناسور کی اُن کی زندگی میں موجودگی کا ثبوت بھی۔ موسیٰ کے وسیلہ بڑے بڑے معجزات ہوتے تھے اِس بات سے دونوں بڑے بہن بھائی حسد کا شکار ہوئے۔

"وہ کہنے لگے کہ کیا خُداوند نے فقط موسیٰؔ ہی سے باتیں کی ہیں کیا اُس نے ہم سے بھی باتیں نہیں کیں؟ اور خُداوند نے یہ سُنا۔" گنتی 2:12

کوئی بھی شخص اپنی کاوش سے آگے نہیں بڑھ سکتا صرف اور صرف خُدا ہی کسی کو سرفراز کرتا ہے اِس لئے حسد کرنا واجب نہیں اور جب ہم دوسروں کے متعلق حسد سے بھری ہوئی باتیں کرتے ہیں اور اُسے خود سے کم تر ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو خُدا اسن رہا ہوتا ہے۔ مریم حسد کرنے کی پاداش میں کوڑھ سے بھر گئی اور جب تک وہ اپنے کوڑھ سے شِفا پا کر واپس لشکر گاہ میں نہ آئی لشکر نے کوچ نہیں کیا۔ بہت سے خادِم حسد کرنے کی وجہ سے نا صرف خود اذیت کا شکار رہتے ہیں بلکہ کلیسیا کو بھی آگے بڑھنے سے روکے رکھتے ہیں۔

ضروری ہے کہ خادِم اپنے سے کم عمر اور کم تجربہ رکھنے والے خادِموں کی حوصلہ افزائی کریں اور اُن کی مناسب تعریف کریں کیوں کے تعریف کے پیچھے ایک عجیب و غریب قوت موجود ہے۔ جب ہم دوسروں کو فراخ دِلی کے ساتھ سلام پیش کرتے یا اِن کو سراہتے ہیں تو گویا زبردست طریقہ سے اِن کی مدد اور راہنمائی کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم نے اپنی ٹیم میں اِس بات کو فروغ دِیا ہے کہ ہم حسد کی بجائے محبت کریں ہم میں سے کوئی بھی شخص مُنادی کرے تو ہم بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ کلام کے دوران ہم اُس کی طرف متوجہ رہیں۔ یوں اُسے حوصلہ ملتا ہے اور ہم دُعا کرتے ہیں کہ یہ کلام لوگوں کے لئے برکت کا باعث ہو۔

ہم اپنے دوسرے بھائی کو کلام سُناتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور خواہ مخواہ کی تعریف کی بجائے مناسب تعریف کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر ہم محسوس کریں کہ کسی نقطہ پر اِصلاح کی ضرورت ہے تو بڑی شفقت اور محبت سے ایک دوسرے کی اِصلاح بھی کرتے ہیں اور یوں سب کی رُوحانی ترقی ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ ہم خُدا سے زندگی کے تمام شعبوں کے لئے دُعا کریں کہ وہ ہمیں اپنی محبت سے بھرے کیوں کہ محبت حسد نہیں کرتی مگر محبت سے خالی دِل حسد کی آماجگاہ بنا رہتا ہے۔

محبت شیخی نہیں مارتی اور بھولتی نہیں

شیخی مارنے اور خواہ مخواہ بڑی بڑی باتیں کرنے والے ہمیں اپنے معاشرے میں عام مِل سکتے ہیں اور اکثر ایسا شخص اِس سے واقف نہیں ہوتا کہ وہ شیخی باز ہے لیکن کئی جان بوجھ کر ایسا کرتے ہیں یہ اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا بنانے کی ایک ناکام کوشش سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں ہے۔ تو بھی لوگ بڑی بڑی باتیں کرنے سے نہیں شرماتے اُلٹا اِن شیخیوں کی وجہ سے پھولے پھرتے ہیں۔

"۔۔۔وہی تاریکی کی پوشیدہ باتیں روشن کر دے گا اور دِلوں کے منصوبے ظاہر کر دے گا اور اُس وقت ہر ایک کی تعریف خُدا کی طرف سے ہو گی۔"

ا۔ کرنتھیوں 5:4

"اگر خُدا کی طرف سے ہماری تعریف ہو تو یہ اِنتہائی خوب صورت بات ہے جیسے خُداوند یسوع نے نتن ایل کی تعریف کی کہ یہ فی الحقیقت اسرائیلی ہے۔"

یوحنا 47:1

پر اپنے منہ میاں مٹھو بننا اچھی عادت نہیں ہے لوگ اپنی اچھی آواز کے تعلق سے خود ہی تعریفوں کے پُل باندھتے چلے جاتے ہیں کئی عورتیں خواہ مخواہ اپنے کھانوں کی تعریف کرتی ہیں جب کہ کھانا دیکھنے سے ہی بدذائقہ لگ رہا ہوتا ہے۔

خادِم اپنے منہ سے اپنی خِدمت کو موثر اور قابلِ قدر ثابت کرنے پر تُلے ہوتے ہیں دُعا ٹھیک سے کر نہیں سکتے اور رُسول کہلوانا پسند کرتے ہیں یہ سب شیخی بازی ہے۔

"لیکن خُداوند نے چاہا تو میں تمہارے پاس جلد آؤں گا اور شیخی بازوں کی باتوں کو نہیں بلکہ اُن کی قدرت کو معلوم کروں گا۔" 1۔ کرنتھیوں 19:4

ایسے لوگ وقت پڑنے پر کچھ بھی نہیں کر پاتے یعنی بس باتوں کے ماہر ہوتے ہیں اور جھوٹے واقعات کی تشکیل اور ترسیل میں معروف رہتے ہیں۔

"اور تم افسوس تو کرتے نہیں تاکہ نہیں تاکہ جس نے یہ کام کیا وہ تم میں سے نکالا جائے بلکہ شیخی مارتے ہو۔" 1۔کرنتھیوں 2:5

شیخی باز لوگ غلط باتوں کو بھی بڑھا چڑھا کر بیان کرتے اور خوش ہوتے ہیں حالانکہ وہ باتیں افسوس کرنے والی ہوتی ہیں چھوٹی سی زبان کے ذریعے جانے کیا کیا باتیں کرتے بھرتے ہیں۔

اِسی طرح زبان بھی چھوٹا سا عضو ہے اور بڑی شیخی مارتی ہے۔"یعقوب 5:3

اپنی کمزوریوں کو لوگوں کے سامنے لانا ہمیشہ فائدہ مند ہے کیوں کے لوگ ایسے معاملے میں زیادہ باتیں نہیں کرتے کیوں کے ہم اپنے منہ سے اپنی کمزوریوں کو خود ہی مان لیتے ہیں لیکن اگر اُن کمزوریوں کو اور ہی رنگ دے کر ہم بڑھا چڑھا کر پیش کریں تو یہ دُرست نہیں ہے

"اور اگر فخر کرنا چاہُوں بھی تو بیوُقُوف نہ ٹھہروں گا۔اِس لئے کہ سچ بولُوں گا مگر تَو بھی باز رہتا ہُوں تاکہ کوئی مُجھے اُس سے زِیادہ نہ سمجھے جَیسا مُجھے دیکھتا ہے یا مُجھ سے سُنتا ہے۔اور مُکاشفوں کی زِیادتی کے باعث میرے پُھول جانے کے اندیشہ سے

میرے جِسم میں کانٹا چُبھویا گیا یعنی شَیطان کا قاصِد تا کہ میرے مُکّے مارے اور مَیں پُھول نہ جاؤُں۔" 2 ۔ کرنتھیوں 12:6-7

سچی محبت کا پھل حلیمی عاجزی اور فروتنی ہے پس جس میں یہ اوصاف نہ ہوں وہ یا تو محبت سے بالکل خالی ہے یا اُس میں کمزور ہے۔ الغرض محبت رکھنے والا آدمی جب اوروں کو اپنے سے نعمتوں میں زیادہ ترقی کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو حسد نہیں کرتا اور جب خود اوروں کی بہ نسبت زیادہ نعمتیں پاتا ہے تو شیخی نہیں مارتا اور نہ اُن پر پُھولتا ہے۔ الٰہی محبت میں چلنے والا شخص اپنے آپ کو اُتنا ہی بیان کرتا ہے جتنا وہ اہل ہوتا ہے۔

نازیبا کام نہیں کرتی

محبت رکھنے والا شخص ہمیشہ دوسروں کی عِزت کرنے والا ہوتا ہے اور وہ نازیبا کاموں سے پرہیز کرتا ہے اور ہر ممکن کوشش میں رہتا ہے کہ ایسا کوئی کام نہ کرے جو شرمندگی کا باعث ہو اور جس سے خُداوند کے نام کی توہین ہو۔

اکثر شادیوں بیاہوں میں کھانے کے وقت لوگ نازیبا اور غیر اِخلاقی حرکات کرتے نظر آتے ہیں اور دوسروں کو دِھکے دے کر کھانے کی میز تک پہنچنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ ڈِش میں تھوڑا سالن ہے تمام بوٹیاں

خود ہی ہتھیا لیتے ہیں اور دوسرا منہ دیکھتا رہ جاتا ہے یہ ایک ایسا عمل ہے جو کسی بھی محبت کرنے والے شخص سے نہیں ہو سکتا ہمیں چاہیے کہ دوسروں کو موقع دیں کہ وہ تسلی سے اپنی ضرورت کے مطابق کھانا لے لیں اور اگر کھانا تھوڑا ہو تو سارا خود ہی نہ ڈال لیں دوسروں کو بھی موقع دیں۔ بہت دفعہ ہم دوسروں کی شخصیت کو لے کر اِخلاق سے گرے ہوئے اِلفاظ اِستعمال کرتے ہیں بہت ضروری ہے کہ ہم اپنی زبان کی تربیت کریں تا کہ نازیبا گفتگو سے بچ سکیں۔ ایسا لباس پہنیں جس سے دیکھنے والے کو ٹھوکر نہ لگے باحیا لباس بہترین شخصیت کا عکاس ہے لیکن عموماً لوگ ایسا لباس پہن کر عبادت گاہوں میں آدھمکتے ہیں جسے عام جگہوں پر پہننا بھی شرم کی بات تصور کیا جاتا ہے۔ محبت کا تقاضا ہے کہ ہم اِس طور سے اپنی زندگی بسر کریں کہ اُس کے اندر اِخلاق سے گری ہوئی روشیں نہ ہوں بلکہ ہم خُدا کے کلام کی عظیم سچائیوں سے اپنے آپ کو منور کریں اور محبت کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے مُہذب انداز میں اپنی زندگی بسر کریں۔

اپنی بہتری نہیں چاہتی

"کوئی اپنی بہتری نہ ڈھونڈے بلکہ دوسرے کی۔" 1۔ کرنتھیوں 24:10

خُدا کا کلام ہمیں اِس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم اپنی زندگی کے فیصلوں میں اپنی بہتری سے زیادہ دوسروں کی بھلائی اور بہتری کا خیال رکھیں۔

۔۔۔اپنا نقصان کیوں نہیں قبول کرتے۔" 1۔کرنتھیوں 6۔7

اِسرائیل نے بھلائی کو ترک کر دیا۔۔۔"ہوسیع 8:3

جب ہم اپنے سے زیادہ دوسروں کا خیال رکھتے ہیں تو اِسی سے ہماری محبت ظاہر ہوتی ہے۔

"اور ایمان داروں کی جماعت ایک دِل اور ایک جان تھی اور کسی نے بھی اپنے مال کو اپنا نہ کہا بلکہ اُن کی سب چیزیں مشترک تھیں۔"اعمال 32:4

"**ڈین کلارک**" نے اپنی سوانح عمری میں ایک خوب صورت واقعہ بیان کیا ہے۔

"بچپن میں ہمارے شہر میں ایک شاندار سرکس لگی ہمارے معاشی حالات اچھے نہیں تھے میرے والد نے مجھے ٹالنے کی بڑی کوشش کی لیکن میں جب ہار ماننے پر تیار نہ ہوا تو میرے والد نے جیسے تیسے دو ٹکٹوں کی رقم کا بندوبست کیا اور ہم سرکس چلے گئے سرکس کے سامنے تماشائیوں کی لمبی قطار لگی تھی میں اور میرے والد بھی اِس قطار میں کھڑے ہو گئے ہم سے آگے ایک لمبی چوڑی فیملی کھڑی تھی یہ درمیانی عمر کے دو میاں بیوی تھے جب کہ اُن کے پیچھے آٹھ بچے کھڑے تھے یہ بچے شائستگی اور تہذیب

کے ساتھ قطار میں کھڑے تھے اور خوب تیاری کر کے سر کس دیکھنے آئے تھے بچوں کے منہ تازہ تازہ دُھلے ہوئے تھے سب نے بڑی احتیاط سے بال بنا رکھے تھے سب نے اپنے بہترین کپڑے پہن رکھے تھے اور اُنہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے۔ میں نے زندگی میں بے شمار بچے دیکھے ہیں لیکن مجھے اُن آٹھ بچوں جیسا کوئی مُہذب بچہ نہیں ملا۔ وہ بچے اِخلاقیات میں بڑی عمر کے لوگوں سے بھی بہتر تھے۔ لیکن شائستگی اور تہذیب کے باوجود بچوں کے چہرے پر صاف لکھا تھا یہ اُن کی زندگی کا سب سے بہترین دِن ہے۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ سر گوشیوں میں بات چیت کر رہے تھے اور اُن کی بات چیت میں عموماً ہاتھی شیر اور جادو گروں کا ذکر آرہا تھا جس سے محسوس ہوتا تھا وہ بچے سر کس کے پردے کے پیچھے چھپی دُنیا دیکھنے کے لئے بے تاب ہیں۔ جب ٹکٹ لینے کی باری آئی وہ صاحب اپنی بیگم کے ساتھ آگے بڑھے اُنہوں نے پیار اور فخر سے بچوں کی طرف دیکھا ٹکٹ کی کھڑکی پر جھکے اور اُنہوں نے ٹکٹ بیچنے والی خاتون سے پوچھا" دو فل اور آٹھ ہاف ٹیکٹس کتنے پیسے بنتے ہیں؟ سر کس کی سٹاف خاتون نے کیلکولیٹر پر ہندسے ٹائپ کئے اور اِسے رقم بتادی رقم سن کر باپ کا رنگ فق ہو گیا اور اِس نے خاتون سے دوبارہ رقم پوچھی خاتون نے رقم دُہرادی اِس نے اپنی ساری جیبیں اُلٹیں رقم گنی اور مایوسی کے ساتھ اپنی بیوی کی

طرف دیکھ کر بولا۔۔۔میرے پاس دس ڈالر کم ہیں بیوی کا رنگ بھی فق ہو گیا۔ دونوں نے مُڑ کر بچوں کی طرف دیکھا بچے چہرے پر اُمید سجا کر اُن کی طرف دیکھ رہے تھے میں نے اِس لمحے اُن دونوں میاں بیوی کو جتنا پریشان دیکھا مجھے اُس کے بعد زندگی میں کوئی جوڑا اِتنا بے بس نظر نہیں آیا میرے والد بڑی دیر سے اِس فیملی کو دیکھ رہے تھے۔ اِن کی جیب میں اِس وقت صرف بیس ڈالر تھے اِن بیس ڈالروں سے ہم نے سرکس بھی دیکھنی تھی اور ریفریش منٹ بھی لینی تھی اور بس کے ذریعے واپس گھر بھی جانا تھا میرے والد نے چند سیکنڈ سوچا اور پھر وہ فیصلہ کیا جس نے مجھے اور میرے والد کو زندگی کے ایک نئے زاویئے سے متعارف کرا دیا۔ میرے والد آخری سانس تک اِس فیصلے کی سرشاری میں ڈوبے رہے تھے اور اُن کا خیال تھا وہ لمحہ اور وہ فیصلہ اُن کی زندگی کا شاندار ترین لمحہ اور فیصلہ تھا۔ مجھے بھی جب کبھی وہ واقعہ یاد آتا ہے تو میرا حلق میٹھا ہو جاتا ہے اور میں خوشی اور سرشاری کے نا قابلِ بیان احساسات میں ڈوب جاتا ہوں۔ میرے والد نے جیب سے بیس ڈالر نکالے زمین پر گرائے نیچے جھکے نوٹ اُٹھایا اور آٹھ بچوں کے باپ سے مخاطب ہو کر بولے معاف کیجئے گا میرا خیال ہے یہ پیسے آپ کی جیب سے گرے ہیں؟ دونوں میاں بیوی نے حیرت سے میرے والد کی طرف دیکھا میرے والد آگے بڑھے اور وہ نوٹ اُس کے

ہاتھ میں پکڑا دیئے اُس جوڑے کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اُنہوں نے گہری ممنونیت سے میرے والد کی طرف دیکھا میرے والد نے شفقت سے بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرا اور واپس مڑ گئے میرے والد کی جیب خالی ہو چکی تھی۔ اُنہوں نے مسکرا کر مجھے دیکھا میں نے اپنے والد کا ہاتھ پکڑا اور ہم باہر آ گئے ہم دونوں سرکس دیکھے بغیر گھر آ گئے لیکن ہمارے دِل محبت سرشاری اور سکون سے لبریز تھے میں اِس وقت ایک شاندار احساس سے متعارف ہوا اِس احساس نے آنے والی زندگی کے ہر نازک وقت اور ہر کڑے مرحلے میں میرا ساتھ دیا۔"

میرے والد صاحب بھی اکثر ڈین کلرک کے والد کی طرح دوسروں کی مدد کیا کرتے تھے اور مجھے بچپن کے کئی ایسے واقعات یاد ہیں ایک دفعہ اُنہوں نے میری سکول فیس کے پیسے اپنے ایک شاگرد کو دے دیئے تھے کیوں کے اُس کے پاس اپنے بیٹے کی دوائی لینے کے لئے پیسے نہیں تھے لہذا اگلے دِن میں فیس جمع نہ کروانے کی پاداش میں ہیڈ آفس کے باہر کھڑا تھا لیکن میں خوش تھا کہ کل ہم نے ایک مصیبت زدہ شخص کی مدد کی تھی۔

پس جو کوئی بھلائی کرنا جانتا ہے اور نہیں کرتا اُس کے لئے یہ گناہ ہے۔"یعقوب 17:4

محبت ہمیں ہمیشہ اُبھارتی ہے کہ ہم دوسروں کی بہتری چاہیں اور اِس بات کے لئے کوشاں رہیں کہ ہم کس طرح دوسروں کے کام آسکتے ہیں؟ لیکن موجودہ دور میں ہر شخص اپنی بہتری کو ترجیح دیتا نظر آتا ہے۔

"سب گُمراہ ہیں سب کے سب نکمے بن گئے۔ کوئی بھلائی کرنے والا نہیں۔ ایک بھی نہیں۔" رُومیوں 12:3

ہر کوئی اپنا کام نکالنے کا ماہر ہے پر یہ رویہ محبت کے اُصولوں اور معیار کے منافی ہے۔

"اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے اُس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔"

متی 41:5

"اور بھلائی اور سخاوت کرنا نہ بھولو اِس لئے کہ خُدا ایسی قربانیوں سے خوش ہوتا ہے۔" عبرانیوں 16:13

مدر ٹریسا "ہوائی جہاز میں سفر کر رہی تھیں دوران پرواز جب ایئر ہوسٹس نے اُنہیں سینڈوچ پیش کئے تو اُنہوں نے کھانے کی بجائے بیگ میں رکھ لئے ایئر ہوسٹس نے اُن سے دریافت کیا کہ آپ نے اُنہیں کھایا کیوں نہیں تو اُنہوں نے کہا کہ میں یہ غریبوں میں تقسیم کروں گی بعد میں اُن کی درخواست پر جہاز سے مزید سینڈوچ اُنہیں دیئے گئے۔ محبت کا اِعجاز یہی ہے کہ وہ اپنے سے زیادہ دوسروں کو ترجیح دیتی ہے۔

محبت جھنجھلاتی نہیں

اگر آپ کسی شخص کو جس سے آپ محبت کرتے ہیں ایسا کام کرتے ہوئے دیکھیں جو اُس کی جسمانی یا رُوحانی صحت کے لئے اچھا نہیں تو آپ ضرور اُسے روکیں گے اور دو تین دفعہ منع کرنے پر بھی اگر وہ اُس کام کو کرتا چلا جاتا ہے تو ممکن ہے آپ کا رویہ پہلے سے مختلف ہو اور آپ غصّے سے بات کریں اور تلخ ہو جائیں ایسا کرنا غلط نہیں ہے کیوں کہ خُدا کا کلام ہمیں غصّہ کرنے سے منع نہیں کرتا۔

"غصہ تو کرو مگر گناہ نہ کرو سورج ڈوبنے تک تمہاری خفگی نہ رہے اور ابلیس کو موقع نہ دو۔" اِفسیوں 26:4

ایک ہوش مند شخص کو غصّہ ضرور آتا ہے لیکن ہر شخص اپنے غصّے کا اِظہار مختلف طریقے سے کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے ایسا شخص جو خُدا کے کلام کے مطابق چلتا ہے اور خُدا کی گہری رفاقت میں رہتا ہے اور وہ الٰہی محبت کی سرشاری سے لبریز ہے کسی خاص موقع پر اپنے غصّے کا اِظہار کرے لیکن وہ کبھی بھی نفرت کو اپنے دِل میں جگہ نہیں بنانے دیتا اور نہ ہی اُس کا غصّہ ایک دم بھڑکتا ہے۔

جو قہر کرنے میں دھیما ہے پہلوان سے بہتر ہے۔۔۔" امثال 32:16

ہم نے بہت دفعہ والدین کو اپنے بچوں کو اِصلاح کی غرض سے مارتے یا غصّہ کرتے دیکھا ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہی والدین بچے کو اپنے سینے سے لگا کر پیار کر رہے ہوتے ہیں۔ چوم رہے ہوتے ہیں وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے بچے سے محبت کرتے ہیں۔

کیوں کے اُس کا قہر دم بھر کا ہے اُس کا کرم عمر بھر کا۔" زبور 5:30

خُدا اپنے لوگوں پر غصّہ ہوتا ہے پر اُس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ وہ ہم سے نفرت کرتا ہے بلکہ وہ اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور ہے اِس لئے وہ ہمیں گناہ آلود زندگی کی طرف جانے سے روکتا ہے۔ یسوؔع نے رسیوں کا کوڑا بنا کر سب کبوتر فروشوں کو اور صرافوں کو وہاں سے نکال دیا لیکن اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ یسوؔع کو اُن سے نفرت تھی بلکہ یسوؔع اُنہیں سکھانا چاہتا تھا کہ ہیکل کا احترام کرو، خُدا کے گھر کو مارکیٹ نہ بناؤ۔

اسرائیل قوم نے مصؔر سے رہائی کے بعد ایک بڑا گناہ کیا جب موسؔیٰ خُدا کے ساتھ پہاڑ پر موجود تھا اور وہ چالیس دِنوں تک وہیں رہا جب اسرائیلوں نے دیکھا کہ موسیٰ نیچے نہیں آیا تو۔۔۔۔

"اُن کے دِل پھر گئے اور وہ ہارون سے کہنے لگے کہ ہمیں ایک بچھڑا بنا دے تا کہ ہم اُس کی پرستش کریں ہارون نے اُن کے کہنے کے مطابق اُنہیں سونے کا ڈھالا ہوا بچھڑا

بنادِیااور وہ لوگ ہلڑ مچانے لگے اور اُس بچھڑے کی پرستش کرنے لگے کہ یہی ہمیں مِصرؔ سے نکال کر لایا ہے تو اُسی وقت موسیٰ پہاڑ سے نیچے آیا اور اپنی قوم کا حال دیکھا اور وہ غصّے میں آیا اور اُنہیں شدید ملامت کی اور یوں اُس دِن ایک بڑی خون ریزی ہوئی لیکن موسیؔ بالآخر اپنی قوم کا گناہ لے کر خُدا کے سامنے حاضر ہوتا ہے اور شفاعت کرتا ہے کہ تو اِنہیں معاف کر دے گو اِن لوگوں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے لیکن اگر تو اِن کا گناہ معاف نہ کرے تو میرا نام اُس کِتاب میں سے جو تو نے لکھی ہے مِٹا دے۔"خروج 32:1۔33

گویا موسیؔ ناراض ہوا غصّہ ہوا مگر اپنی قوم سے محبت کی وجہ سے اُس نے خُدا کے سامنے جانے کی دلیری کی اور بڑی دل سوزی سے شِفاعت کی محبت جھنجھلاتی نہیں مطلب محبت کرنے والا شخص غصّہ ضرور کر سکتا ہے لیکن وہ ایسی حالت میں داخل نہیں ہوتا جس میں نفرت کا عنصر شامل ہو۔

محبت بدگمانی نہیں کرتی

محبت کرنے والا شخص ہمیشہ دوسروں پر اعتماد کرتا ہے اور دوسروں کو بد نیت نہیں سمجھتا اِسی لئے محبت کرنے والا شخص ہمیشہ بھلائی اور میل مِلاپ کے لئے دروازے کُھلے رکھتا ہے۔ پطرسؔ نے خُداوند یسوعؔ سے ایک بار سوال کیا۔

"اُس وقت پطرس نے پاس آکر اُس سے کہا اے خُداوند اگر میرا بھائی میرا گناہ رہے تو میں کتنی دفعہ اُسے معاف کروں؟ کیا سات بار تک؟ یسوع نے اُس سے کہا میں تجھ سے یہ نہیں کہتا کہ سات بار بلکہ سات دفعہ کے ستر بار تک۔" متی 18:21-22

یہاں یسوؔع نے پطرؔس کو یہ بات سیکھائی جب واپس آکر اپنی غلطی کا اِقرار کرے تو اُسے معاف بھی کر اور اُس کی نیت پر شک بھی نہ کر۔ محبت اِس لئے بد گمان نہیں ہوتی کیوں کے وہ دوسروں کی بھلائی چاہتی ہے اور اُس میں بدلہ لینے کی خواہش نہیں ہوتی یہ بات اِنتہائی ضروری ہے کہ اگر کوئی شخص ہمارا قصور کرے اور وہ ہمارے خلاف کوئی ایسا عمل کرے جس سے ہماری رُسوائی ہو تو ہمیں ضرور اُسے معاف کر دینا چاہئے اور نہ ہی بدلہ لینے کا کوئی اِرادہ ہمارے ذہن میں ہونا چاہیے۔ اِس کے برعکس ضرورت پڑنے پر ہمیں اُس کی مدد کرنی چاہیے۔

"یوسؔف نے اپنے بھائیوں کے ساتھ ایسا ہی کیا حالانکہ اُس کے بھائیوں نے اُس کے ساتھ بہت ذیادتیاں کیں اور وہ جانتے تھے کہ وہ ضرور ہمیں سزا دے گا اور بدلہ لے گا لیکن یوسف نے اُن کو معاف کر دیا کیوں کے وہ الٰہی محبت سے بھرا ہوا شخص تھا اِسی لئے اُس کے دِل میں اپنے بھائیوں کے لئے بدگمانی بھی نہیں تھی۔"

پیدائش 37 تا 50 باب

جب داؤد نے جاتی جولیت کو مارا اور اسرائیلیوں نے فلِستیوں پر ایک بڑی فتح حاصل کی وہاں عورتوں نے داؤد کے اِستقبال کے لئے جو گیت تیار کیا تھا اُس کے اِلفاظ کچھ یوں تھے۔

"۔۔۔ساؤل نے تو ہزاروں کو پر داؤد نے لاکھوں کو مارا۔" 1۔سموئیل 7:18

نہ تو داؤد نے اُنہیں یہ گیت سیکھایا تھا اور نہ ہی داؤد کی ایسی خواہش تھی اور نہ ہی ساؤل بادشاہ کے لئے داؤد کی نیت میں کوئی کھوٹ تھی۔ لیکن ساؤل کا دِل داؤد کے لئے طرح طرح کے خدشات سے بھر گیا۔

سو اُس دِن سے آگے کو ساؤل داؤد کو بدگمانی سے دیکھنے لگا۔" 1۔سموئیل 9:18

"مگر نافرمان یہودیوں نے غیر قوموں کے دِلوں میں جوش پیدا کر کے اُن کو بھائیوں کی طرف سے بدگمان کر دیا۔" اعمال 2:14

یہاں خُدا پولُس اور اُس کے ساتھیوں کے وسیلہ بڑا اجلالی کام کر رہا تھا پر ساتھ ہی ساتھ کچھ نافرمان یہودی خود سے جھوٹی باتیں کھڑ کر لوگوں کے دِلوں میں اِن کے لئے بدگمانی پیدا کر رہے تھے۔ ایسا اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جو شخص خود بدگمان ہوتا ہے وہ اچھے خاصے مضبوط رشتوں میں بھی شک اور بدگمانی کے بیج بو دیتا ہے۔ میاں بیوی میں اکثر چھوٹی چھوٹی باتوں پر ”تو تو میں میں“ ہوتی رہتی ہے لیکن شوہر اور بیوی کو

چاہیے کہ وہ ایک دوسرے سے بدگمان نہ ہوں اور ایسے لوگوں کی باتوں کو کبھی خاطر میں نہ لائیں بلکہ ایک دوسرے کو دِل سے معاف کریں اور ایک دوسرے پر بھرپور اعتماد کریں کیوں کے محبت کا تقاضا یہی ہے۔

عموماً کلیسیائی جھگڑے اِسی لئے طول پکڑ جاتے ہیں کیوں کے محبت کی کمی کے باعث کوئی کسی کی برداشت نہیں کرتا اور ایک دوسرے کی نیت پر شک کیا جاتا ہے۔ وقتی اِختلاف کا مطلب ہمیشہ کی نااِتفاقی نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہمیشہ اِس بات کے لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ باہمی مشاورت سے معاملات طے پا جائیں۔

اپنے ہم خِدمت بھائی کی نیت پر شک کرنا اُسے جذباتی طور پر قتل کر دینے کے مترادف ہے۔ اِس لئے ضرور ہے کہ ہر ممکن حد تک اُس بھائی کے ساتھ وقت گزاریں اور تمام باتوں کو کھول کر بیان کریں۔ اور اگر کہیں دِل میں شکوک موجود بھی ہوں تو ضرور اُن کو سامنے لایا جائے تا کہ وہ بھائی اپنی صفائی بیان کر سکے۔ محبت صابر ہے مہربان ہے حسد نہیں کرتی، محبت شیخی نہیں مارتی اور نہ پھولتی ہے نازیبا کام نہیں کرتی اپنی بہتری نہیں چاہتی جھنجھلاتی نہیں اِسی لئے وہ بدگمان بھی نہیں ہے۔

غرض سب کے سب یکدل اور ہمدرد رہو برادرانہ محبت رکھو۔" 1۔ پطرس 8:3

یہ ایک صحت مند رویہ ہے کہ ہم زندگی کے تمام امور میں بحالی کی اُمید رکھیں اور باہمی گفت وشنید کا دروازہ بند نہ کریں اور بدگمانی کو اپنے دِل میں جگہ نہ بنانے دیں۔

محبت بدکاری سے خوش نہیں ہوتی

جہاں بدکاری ہو وہاں ہمیشہ ابتری ہوتی ہے وہاں رشتوں کی کوئی پاس داری نہیں رہتی اور نہ ہی کسی اِخلاقی بُرائی کو بُرائی سمجھا جاتا ہے۔ گویا ایسی حالت میں اِنسانی معاشرہ اِنتہائی بھیانک تصویر پیش کرنے لگتا ہے۔ پوری دُنیا میں ہم جنس پرست بڑی آزادی سے رہ رہے ہیں اور اپنے اِس فعل پر اتراتے بھرتے ہیں۔

"حالانکہ وہ خُدا کا یہ حکم جانتے ہیں کہ ایسا کام کرنے والے کس سزا کے لائق ہیں پھر بھی نہ فقط آپ ہی ایسے کام کرتے ہیں بلکہ اور کرنے والوں سے بھی خوش ہوتے ہیں۔"رُومیوں 32:1

"کیوں کے تو ایسا خُدا نہیں جو شرارت سے خوش ہو بدی تیرے ساتھ نہیں رہ سکتی۔" زبور 4:5

اگر خُدا خود بدی سے پاک ہے تو وہ کلیسیا کو کسی طور یہ اِجازت نہیں دے سکتا کہ وہ بدی کے کام کریں اور اُن سے خوش ہوں لیکن آج کلیسیاؤں میں ایسے بہُت سے گھنونے کام ہورہے ہیں جن میں نا صرف عام ایمان دار بلکہ خادِم حضرات بھی ملوث

ہیں، نشہ بازی، حرام کاری، دو دو شادیاں، اور اِن جیسے اور بہت سے غیر اِخلاقی کام جن کی کلامِ مُقدس میں شدید مذمت کی گئی ہے بڑے دھڑلے سے کئے جا رہے ہیں۔

بدکاری اور مے اور نئی مے سے بصیرت جاتی رہتی ہے۔" ہوسیع 11:4

"اُن کے اعمال اُن کو خُدا کی طرف رُجوع نہیں ہونے دیتے کیوں کے بدکاری کی رُوح اُن میں موجود ہے اور وہ خُداوند کو نہیں جانتے۔" ہوسیع 4:5

"۔۔۔کیوں کے بدکاری کی رُوح نے اُن کو گمراہ کیا ہے اور اپنے خُدا کی پناہ کو چھوڑ کر بدکاری کرتے ہیں۔" ہوسیع 12:4

اپنی بدکاری کی وجہ سے اسرائیل نے طویل اسیری کو دیکھا اور شاہِ بابل نے جس سفاکی سے اُنہیں قوموں کے درمیان ذلیل اور رُسوا کیا اُس کا بیان لفظوں میں کرنا ممکن نہیں جوان لڑکیوں کی آبروریزی سے لے کر شیر خوار بچوں کی اموات اور تمام ملک کا جلایا جانا ایسا نشانِ عبرت ہے کہ جب بھی اُس پر غور کریں لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ محبت بدکاری سے اِس لئے خوش نہیں ہوتی کیوں کے بدکاری کا انجام موت ہے۔ ہر محبت کرنے والا شخص ایسے شخص کو دیکھ کر جو گناہ کی حالت میں ہے خون کے آنسو روتا ہے۔

"کاشکہ میرا سر پانی ہوتا اور میری آنکھیں آنسوؤں کا چشمہ تاکہ میں اپنی بنتِ قوم کے منصوبوں پر شب وروز ماتم کرتا۔" یرمیاہ 1:9

"میری آنکھوں سے پانی کے چشمے جاری ہیں اِس لئے کہ لوگ تیری شریعت کو نہیں مانتے۔" زبور 136:119

محبت سے بھرا ہوا خُدا اِنسان کی بدکاری سے خوش نہیں ہوتا بلکہ اِنسان کی بدکاری اُس کے لئے دُکھ کا سبب ہے۔

"اور خُداوند نے دیکھا کہ زمین پر اِنسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اُس کے دِل کے تصور اور خیال سدا بُرے ہی ہوتے ہیں تب خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنے سے ملول ہوا اور دِل میں غم کیا۔" پیدائش 6:5۔6

خُدا کی محبت ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم بدکاری اور مُردہ کاموں سے خود کو بچائیں کیوں کے ہم بدکاری اور مردہ کاموں کے ساتھ کسی طرح بھی خُدا سے رفاقت نہیں رکھ سکتے۔ خُدا کو ایسی عیدوں اور عبادات سے نفرت ہے، جو بدکاری کو دِل میں رکھ کر کی جائیں خُدا اِنسان کی بھلائی چاہتا ہے کیوں کے وہ بنی نوع اِنسان سے محبت کرتا ہے اِس لئے اُس نے اپنے بیٹے کو بھیجا تاکہ وہ گناہ بدکاری اور مُردہ کاموں سے ہمیں رہائی بخشے اور ہم خُدا باپ کے ساتھ رفاقت رکھ سکیں۔

"تو مسیح کا خون جس نے اپنے آپ کو ازلی رُوح کے وسیلہ سے خُدا کے سامنے بے عیب قربان کر دیا تمہارے دِلوں کو مُردہ کاموں سے کیوں نہ پاک کرے گا تاکہ زندہ خُدا کی عبادت کریں۔" عبرانیوں 14:9

۔۔۔نجات خُداوند کی طرف سے ہے۔" یوناہ 9:2

خُدا کی ازلی محبت میں رحم کا عنصر غالب ہے شہرہِ آفاق مُصنف "**جان بنین**" اپنی کتاب "**مقدس جنگ**" میں ایک خوب صورت منظر پیش کرتا ہے۔

جب شہزادہ عمانوئیل شیطان کے قبضے سے آتمانگر کو چُھڑانے کے لئے جاتا ہے تو اُس کی فوج کے تمام سرداروں کے احوال بڑی گہری رُوحانی بصیرت سے قلم بند کئے گئے ہیں مُصنف لکھتا ہے "اِن سرداروں میں تیسرا سردار بہادر کپتان محبت تھا اور میاں رحم اُس کا علمبردار تھا۔" گویا خُدا کی محبت کا علمبردار خُدا کا رحم ہے اِسی لئے وہ اپنے لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہے۔

کیوں کے اُس کا قہر دم بھر کا ہے اُس کا کرم عمر بھر کا۔" زبور 5:30

ڈی۔ایل۔موڈی اپنی کتاب The Way To God میں یوں رقمطراز ہیں۔

"ہم نے شکاگو میں ایک چرچ تعمیر کیا اور وہاں متواتر لوگوں کو خُدا کی محبت کے تعلق سے تعلیم دی جاتی تھی۔ پُلپٹ کے پاس جو گیس لیمپ تھا اُس پر بڑے بڑے حروف میں یہ لکھوایا گیا تھا "خُدا محبت ہے"

ایک دِن ایک پریشان حال شخص جو اِنتہائی غربت کا شکار تھا اور زندگی سے مایوس ہو چکا تھا اُس نے چرچ کے باہر سے ہی وہ حروف پڑھے لیکن وہ سوچنے لگا کہ خُدا مجھ جیسے گناہ گار سے کس طرح محبت کر سکتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنی سوچوں میں گم آگے بڑھ گیا لیکن وہ حروف اُس کے دِل اور دماغ پر گرفت کرتے چلے گئے آخر کار وہ عبادت گاہ کی طرف پلٹا اور آکر عِبادت میں شریک ہو گیا۔ وہ صرف اور صرف اُسی عِبارت میں کھویا ہوا تھا کہ خُدا محبت ہے۔ عِبادت کے بعد وہ ایک کونے میں کھڑا رو رہا تھا میں نے اُسے خُدا کے کلام میں سے تعلیم دی کہ خُدا کیسا مہربان ہے اور وہ اُسے کتنی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے کیوں کے وہ اُسے محبت کرتا ہے اُس شخص کا چہرہ دمک اُٹھا اور وہ خوشی مناتا ہوا وہاں سے رُخصت ہوا۔"

"اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دوں گا۔" متی 28:11

"لیکن اگر شریر اپنے تمام گناہوں سے جو اُس نے کئے ہیں باز آئے اور میرے سب آئین پر چل کر جو جائز اور روا ہے کرے تو وہ یقیناً زندہ رہے گا وہ نہ مرے گا وہ سب گناہ جو اُس نے کئے ہیں اُس کے خلاف محسوب نہ ہوں گے وہ اپنی راستبازی میں جو اُس نے کی زندہ رہے گا۔" حزقی ایل 18:21-22

خُدا شریروں اور بدکاروں کی ہلاکت سے خوش نہیں بلکہ اُس کی خوشی اِس میں ہے کہ وہ توبہ کریں اور زندگی پائیں محبت اِسی میں ہے کہ ہم بدکاروں کو خُدا کی راہوں کی تعلیم دیں اور اپنی گواہی اور محبت سے اُنہیں مسیح کے پاس لے آئیں۔

محبت کیا کرتی ہے

اِس حصّے میں اُن باتوں کو شامل کیا گیا ہے جو براہ راست محبت کی فِطرت میں شامل ہیں۔

"بلکہ راستی سے خوش ہوتی ہے سب کچھ سہہ لیتی ہے۔ سب کچھ یقین کرتی ہے سب باتوں کی اُمید رکھتی ہے سب باتوں کی برداشت کرتی ہے۔" 1۔ کرنتھیوں 13:6-7

آیئے اِن کا تفصیلی جائزہ لیں چونکہ پولُس نے بڑی مہارت سے محبت کی خوبیوں اور فِطرت کو بیان کیا ہے اِس لئے اِن کا بغور مطالعہ یقیناً ہمارے لئے برکت کا باعث ہو گا۔

محبت راستی سے خوش ہوتی ہے

سچائی کے کام پاکیزگی کے کام ہیں اور راستی یعنی سچائی سے کیا گیا ہر ایک کام برکت اور خوشی کا سبب بنتا ہے اِسی لئے محبت سچائی کے کاموں سے خوش ہوتی ہے۔

"تیرے کلام کا خلاصہ سچائی ہے۔۔۔"زبور160:119

خُدا کے کلام کی باتیں سچائی کی باتیں ہیں۔

"میں بڑی لُوٹ پانے والے کی مانند تیرے کلام سے خوش ہوں۔"زبور162:119

گویا جب خُدا کے کلام کی سچائیاں کسی شخص پر کھلتی ہیں تو وہ بڑی لُوٹ پانے والے کی مانند خوشی مناتا ہے اور اِس خوشی میں دوسروں کو بھی شریک کرتا ہے۔

"اُن دونوں میں سے جو یوحنّا کی بات سُن کر یسوؔع کے پیچھے ہو لئے تھے ایک شمعون پطرس کا بھائی اندریاس تھا اُس نے پہلے اپنے سگے بھائی شمعون سے ملکر اُس سے کہا کہ ہم کو خرستُس یعنی مسیح مِل گیا وہ اُسے یسوؔع کے پاس لایا۔"**یوحنا40:1۔41**

جیسے ہی اندریاؔس نے اپنے اُستاد یوحنّا سے یسوؔع کی بابت سنا وہ فوراً یسوؔع سے ملاقات کرنے کو دوڑا کیوں کے وہ جان گیا کے یہی وہ نجات دہندہ ہے جس کی تمام قوم

منتظر ہے۔ یسوؔع سے ملاقات کے بعد وہ بے انتہا خوش ہوا تھا اس لیے وہ فوراً اُس خوشخبری کو اپنے بھائی شمعوؔن کے پاس لایا اور یسوؔع سے اُس کی ملاقات کروائی اور یہاں شمعوؔن کو کیفا یعنی پطرؔس کا خطاب دیا گیا یہ بہت اچھی بات ہے کہ ہم دوسروں تک اِس عظیم خوش خبری کو لے کر جائیں تا کہ وہ اِس سے شادمانی حاصل کریں۔ الٰہی محبت سے بھرا ہوا شخص ہمیشہ سچائی پر قائم رہتا ہے اور دوسروں کو بھی اِس کام کے لئے اُبھارتا ہے جو لوگ سچائی کی راہوں پر چلتے ہیں اُن کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

"میں بہت خوش ہوا کہ میں نے تیرے بعض لڑکوں کو اُس حکم کے مطابق جو ہمیں باپ کی طرف سے مِلا تھا حقیقت میں چلتے ہوئے پایا۔" 2۔یوحنا 4:1

"میرے لئے اِس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی نہیں کہ میں اپنے فرزندوں کو حق پر چلتے ہوئے سنوں۔" 3 یوحنا 4

سچ بولنا مُشکل ضرور لگتا ہے لیکن سچ بولنا ہمیشہ برکت کا باعث بنتا ہے میں جس جگہ ملازمت کرتا تھا میں نے 13 برسوں میں سچائی کی اِس روایت کو قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی اِسی لئے میرے مالکان مجھ پر ہمیشہ بھروسہ کرتے تھے اور یہ بات میرے لئے ہمیشہ مسرت و انبساط کا سامان پیدا کرتی تھی۔

یہ بات واقعی دُرست ہے کہ آپ ایک سچ بول کر سو جھوٹ بولنے سے بچ جاتے ہیں جب ہم اپنے تمام معاملات میں سچائی سے کام لیتے ہیں ہم تمام شعبوں میں ترقی کرتے ہیں۔

"بلکہ محبت کے ساتھ سچائی پر قائم رہ کر اور اُس کے ساتھ جو سر ہے یعنی مسیح کے ساتھ پیوستہ ہو کر ہر طرح سے بڑھتے جائیں۔" اِفسیوں 15:4

فی زمانہ مسیحی لوگ معاشی طور پر معمولی سی ترقی کے لئے بھی جھوٹ بولنے میں عار محسوس نہیں کرتے یوں خُداوند کا نام بدنام ہوتا ہے ہر مسیحی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے تمام کاموں میں دیانت دار ہو اور سچائی سے عمل کرے تا کہ خُدا کے نام کو جلال ملے۔ جب کلیسیاؤں، خاندانوں اور معاشروں میں سچائی کو اولین ترجیح دی جاتی ہے تو محبت کی فضا قائم ہوتی ہے کیوں کہ محبت کی بنیاد ہی سچائی ہے محبت کی عمارت کبھی جھوٹ کی بنیاد پر کھڑی نہیں ہو سکتی۔ آج بہت سے لوگ رُوحانی ہونے کا دعوہ کرتے ہیں لیکن اُن کی زندگیوں میں سچائی کی بجائے جھوٹ اور مکر بھرا پڑا ہے۔

حننیاہ اور سفیرہ بھی ایمان دار ہونے کے دعوے دار تھے مگر جھوٹ اُن کی زندگی میں سرائیت کر گیا تھا اُن کا انجام سب کے لئے جائے عبرت ہے۔ **اعمال 1:5۔11**

بیوی شوہر سے جھوٹ بولتی اور شوہر بیوی سے دُرست حقائق چُھپاتا ہے اور یوں اُن کی اُولاد بھی اِسی بُری عادت کو اپنا لیتی ہے۔ایسے گھر میں حقیقی شادمانی کی فضا قائم نہیں ہو سکتی کیوں کے وہاں محبت کے تقاضوں کو صحیح معنوں میں رد کیا جاتا ہے۔ سچائی سے واقف ہونا بہت ضروری ہے اور یہ سچائی خدا کے کلام کے علاوہ اور کہاں ملے گی؟۔

اور سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی۔"یوحنا32:8

جب ہماری گفتگو میں خُدا کے کلام کی سچائی شامل ہو گی تو ہماری باتیں لوگوں کو تقویت دیں گی۔ہماری باتوں سے لوگ تسلی پائیں گے وہ خُدا کی طرف رُجوع ہوں گے زندگیاں بدلیں گی گھرانے برکت پائیں گے۔یہ کس طرح ممکن ہے کہ کوئی شخص ایمان دار ہو اور وہ جھوٹ ہی بولتا رہے ایک ایمان دار جو خُدا سے محبت کرتا ہے ہمیشہ سچائی کو اپنا نصب العین اور شعار بناتا ہے کیوں کے وہ جانتا ہے کہ خُدا کا ہاتھ جھوٹوں کے خلاف ہے لیکن وہ راستی سے خوش ہوتا ہے۔

محبت سب کچھ سہہ لیتی ہے

محبت کا ایک دِلکش پہلو سب کچھ سہہ لینا ہے اِس سہہ جانے میں بڑی برکت ہے اِس سے مُراد یہ نہیں کہ ہم بڑبڑاتے ہوئے ہر ایک مُشکل آزمائش اور تنقید کا سامنا

کریں بلکہ اِس کے بر عکس اِنتہائی صبر سے ہم سب کچھ سہہ لیں تو ہم محبت اور کاملیت میں بڑھتے ہیں۔

دُنیا میں ترقی اُن لوگوں کے وسیلہ ہوئی ہے جنہوں نے دُکھ اُٹھایا ہے۔**"لیوٹالسٹائی"**

میں قریب اٹھارویں برس میں تھا جب میرے والدین اِس جہاں سے کُوچ کر گئے اُن کی غیر موجودگی میں مجھے بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا اور بہت دفعہ کچھ ایسے تلخ حالات بھی آئے کہ میری ہمت جواب دے گئی تو اُس وقت خُداوند نے مجھے قوت فراہم کی کہ میں ایسے حالات میں لوگوں کی چبھنے والی باتوں کو برداشت کر سکوں۔

سیموئیل کی ماں حنہ اپنے بانجھ پن کی وجہ سے بہت اذیت میں سے گذری اور اُس کی سوت فننہ اُسے چھیڑتی اور کُڑھاتی تھی پر اُس نے اِسے برداشت کیا پر وہ اپنی تمام حالت کو خُدا کے سامنے بیان کر کے اپنا دِل ضرور ہلکا کرتی تھی اور یہی دُرست طریقہ ہے۔ **1۔سموئیل 1:1۔20**

عموماً اپنے عزیزوں کی چھوٹی چھوٹی باتیں ہمارے گلے کی بھانس بن جاتی ہیں۔

ہمارے ہم خِدمت دوستوں، اپنی بیوی، اپنے شوہر اور اپنی اُولاد کی سخت باتیں اکثر تکلیف کا باعث ہوتی ہیں لیکن محبت سے بھرا ہوا شخص صبر کے ساتھ اُن تمام باتوں کو سہہ لیتاہے اور لبوں پر تبسم بکھیرے آگے بڑھ جاتا ہے۔

وہ اپنے گھر میں آیا اور اُس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔" یوحنا 1:11

یسوؔع اپنی تمام زندگی میں رد کئے جانے کے کرب کو سہتا رہا اِس سے بڑی کوئی اور کیا تکلیف ہوسکتی ہے کہ آپ کے اپنے آپ کو رد کردیں۔ ابتدائی کلیسیا کے ایمانداروں نے مسیحی محبت کا جو عملی نمونہ پیش کیا وہ تاریخ کے صفحوں پر خون کی سیاہی سے لکھا ہے بوڑھے والدین نے مسیحی محبت کی خاطر اپنے جوان بیٹے بیٹیوں کو آگ میں جلتے، شیروں کے خونخوار پنجوں سے اُن کی کھال اُدھڑتے اور وحشی درندوں کے ہاتھوں طرح طرح کی اذیتوں سے مرنے کے صدمے کو سہا یہی محبت کی معراج اور بلندی ہے۔

"۔۔۔ محنتوں میں زیادہ، قید میں زیادہ، کوڑے کھانے میں حد سے زیادہ بارہا موت کے خطروں میں رہا ہوں۔ میں نے یہودیوں سے پانچ بار ایک کم چالیس چالیس کوڑے کھائے تین بار بینت لگے ایک بار سنگسار کیا گیا تین مرتبہ جہاز ٹوٹنے کی بلا میں پڑا ایک رات دِن سمندر میں کاٹا میں بارہا سفر میں دریاؤں کے خطروں یں

ڈاکوؤں کے خطروں میں اپنی قوم سے خطروں میں بیابان کے خطروں میں سمندر میں جھوٹے بھائیوں کے خطروں میں، محنت اور مشقت میں بارہا بے داری کی حالت میں بھوک اور پیاس کی مصیبت میں بارہا فاقہ کشی میں سردی اور ننگے پن کی حالت میں رہا ہوں اور باتوں کے علاوہ جن کا میں ذکر نہیں کرتا سب "کلیسیاؤں کی فکر مجھے ہر روز آدباتی ہے کس کی کمزوری سے میں کمزور نہیں ہوتا؟ کس کے ٹھوکر کھانے سے میرا دِل نہیں دُکھتا۔ "2۔ کرنتھیوں۔ 11:23۔29

پولُس مسیح کی محبت کی خاطر بہت اذیتوں کو سہہ گیا اور یہ سلسلہ عہد عتیق سے آج تک جاری و ساری ہے۔

"بعض ٹھٹھوں میں اُڑائے جانے اور قید میں پڑنے سے آزمائے گئے سنگسار کئے گئے آرے سے چیرے گئے آزمائش میں پڑے تلوار سے مارے گئے بھیڑوں اور بکریوں کی کھال اوڑھے ہوئے محتاجی میں مصیبت میں بدسلوکی کی حالت میں مارے مارے پھرے دُنیا اُن کے لائق نہ تھی وہ جنگلوں اور پہاڑوں اور غاروں اور زمین کے گڑھوں میں آوارہ پھرا کئے۔" عبرانیوں 11:36۔38

بہت سے ممالک میں آج بھی مسیحیوں کو طرح طرح کی اذیتوں میں سے گزرنا پڑتا ہے لیکن وہ اپنی محبت سے ایک نئی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ وطنِ عزیز میں بھی ظلم

وستم کی تند و تیز آندھیاں گاہے بگاہے ایمان داروں کی پختگی کا اِمتحان لیتی رہتی ہیں لیکن کلیسیا کے جان نثار اپنی محبت کے الم کو ہمیشہ بلند رکھتے ہیں اور اپنے کامل کرنے والے مسیح کی طرح خاموشی سے سب کچھ برداشت کر رہے ہیں۔ تمام دُنیا میں مظلوم مسیحیوں کا لہو کلیسیا کی بنیادیں مضبوط تر کرتا چلا جا رہا ہے۔ کیوں کے یہ بڑھتے ہوئے مظالم ہمیشہ کلیسیا کی بڑھوتی کا عندیہ دیتے ہیں۔

"پر اُنہوں نے جتنا اُن کو ستایا وہ اُتنا ہی زیادہ بڑھتے اور پھیلتے گئے۔" خروج 12:1

آزمائش کی ایسی گھڑیاں ہمیشہ ایمان داروں کے لئے خُدا کے فضائل کا دروازہ کھولتی ہیں اور وہ خُدا کی قربت اور محبت کو اور بھی گہرے طور پر جاننے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

" انسان اچھے وقتوں کی بجائے ہمیشہ مشکل وقت میں زیادہ سیکھتا ہے "

سب کچھ یقین کر لیتی ہے

ایک بچہ ہمیشہ اپنے دادا سے سوال کرتا تھا کہ دادا ہمارے باغ میں جو درخت ہیں اُن پر سیب کب لگیں گے؟ ایک دِن اُس کی خوشی کی اِنتہا نہ رہی اُس نے آکر دادا کو خبر دی کہ درختوں پر چھوٹے چھوٹے پھل نمودار ہوئے ہیں۔ دادا نے مُسکرا کر کہا

مبارک ہو پر ابھی تھوڑا اِنتظار کرنا پڑے گا۔ بچہ روز جاتا اور دیکھتا کہ پھل کتنے بڑے ہو گئے ہیں پر دادا ہمیشہ یہ کہہ کر اُسے روکتے کہ ابھی انہیں پکنے میں تھوڑا وقت ہے۔ ایک دِن بچہ ذیادہ بے تابی کا مظاہرہ کرنے لگا کہ میں انہیں ابھی توڑ کر کھانا چاہتا ہوں دادا نے مسکرا کر کہا ابھی یہ پکے نہیں لیکن یہ درخت تمہارے ہیں فیصلہ تم ہی کرو کہ کیا کرنا ہے۔ بچہ جلدی سے بھاگ کر ایک چھوٹا سا سیب توڑ لایا اور دادا کو دِکھانے لگا پر سیب کو کھانے کے بعد وہ افسردہ ہوا کیوں کہ جیسا اُس کے ذہن میں خیال تھا سیب کا ذائقہ ہر گز ویسا نہ تھا بچے نے فوراً دادا سے کہا۔۔۔ دادا جی کیا آپ اِس سیب کو دوبارہ درخت پر لگا سکتے ہیں۔

ہم بھی کئی دفعہ خُدا کے وعدوں کے پورا ہونے میں بہت جلد باز ہو جاتے ہیں اور جلد بازی میں وقت سے پہلے اُن وعدوں کو پورا ہوتے دیکھنا چاہتے ہیں اور یوں بھرپور نتائج سے محروم رہ جاتے ہیں۔ خُدا نے اپنے کلام میں جتنے وعدے کئے ہیں وہ اُن کو ہماری زندگی میں ضرور پورا کرنا چاہتا ہے لیکن وہ ہر وعدہ ہماری زندگی میں اُس وقت پورا کرتا ہے جب اُس کا وقت ہوتا ہے۔ ابرہام نے اِنتظار کے تمام عرصے میں اپنی بیوی سارا کے کہنے پر وقت سے پہلے وعدے کو حاصل کرنا چاہا تو اُس کا ذائقہ اچھا نہیں تھا۔ یوسف نے تیرہ سال اُن وعدوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھا اور مرتے وقت بھی وہ

خُدا کے وعدوں پر کامل یقین رکھتا تھا۔اُس نے اپنی ہڈیوں کی بابت وعدہ لیا کہ مِصؔر سے رہائی کے وقت تم ضرور میری ہڈیوں کو اپنے ساتھ ملک موعود میں لے جانا۔

پیدائش 26-25:50

مِصؔر سے خروج کے وقت موسیٰؔ نے یوسؔف کی ہڈیوں کو اپنے ساتھ لے لیا۔"

خروج 19:13

شمعون نامی ایک شخص کو رُوح اُلقدس سے آگاہی ہوئی تھی کہ جب تک تو خداوند کے مسیح کو دیکھ نہ لے موت کو نہ دیکھے گا اور پھر ایک دِن اُسے یہ شرف حاصل ہو گیا کیوں کے اُس نے اِس بات کا یقین کر لیا تھا۔لوقا 35-25:2

"تب عیلؔی نے جواب دِیا تو سلامت جا اور اِسرائیل کا خُدا تیری مُراد جو تو نے اُس سے مانگی ہے پوری کرے۔اُس نے کہا تیری خادِمہ پر تیرے کرم کی نظر ہو تب وہ عورت چلی گئی اور کھانا کھایا اور پھر اُس کا چہرہ اُداس نہ رہا۔" 1۔سموئیل 18-17:1

حنّہ نے یقین کر لیا اِسی لئے وہ خوشی مناتی ہوئی اپنے گھر چلی گئی جس قدر ہمارے دِلوں میں خُدا کی محبت کا نزول ہوتا ہے جس قدر ہمیں اُس کی آگہی ملتی جاتی ہے ہمارا یقین کامل اور پختہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

"یہ سب کے سب چند عورتوں اور یسوع کی ماں مریمؔ اور اُس کے بھائیوں کے ساتھ ایک دِل ہو کر دُعا میں مشغول رہے۔" اعمال 14:1

شاگردوں کی یہ جماعت یسوعؔ سے محبت کرتے تھے اِس لئے وہ ایک جگہ جمع ہو کر دُعا میں مشغول تھے اُنہیں کامل یقین تھا کہ رُوح اُلقدس نازل ہو گا۔

میں آسمان کی طرف دیکھتا ہوں جہاں میں بالآخر آزاد ہوں گا۔ "مارٹن لوتھر کنگ"

وہ شہری حقوق کی تحریک کے دوران اکثر یہ کہا کرتا تھا ایٹلانٹا میں اُس کی قبر کے کتبہ پر بھی یہی کندہ ہے "محبت یقین محکم کی بنیاد ہے"۔

محبت سب باتوں کی اُمید رکھتی ہے

یسوع مسیح جو جلال کی اُمید ہے تم میں رہتا ہے۔" اِفسیوں 27:1

مسیحی اُمید اُس لنگر کی مانند ہے جو سمندر کی تہہ میں جا بیٹھتا ہے اور ہمیں توفیق دیتا ہے کہ بے

خوف ہوکر سوار ہوں چاہے موجیں کتنی ہی تندوتیز کیوں نہ ہوں۔ "سی۔ایف۔ڈی مول"

اُمید کو دِل میں رکھنا ایک ایسی چیز کو گلے لگانا ہے جس کا حصّول مُشکل مگر ممکن ہے۔ ممکن اِس لئے کہ ایک صادِق اُلقول خُدا دُنیا میں کام کر رہا ہے یہی خُدا ہے جو ''اِسرائیل کی اُمید ہے''۔ جان میک کوئیری

کتابوں کا وہ کتب خانہ جسے ہم بائبل مُقدس کہتے ہیں ''اُمید'' کا کتب خانہ ہے اِس کے مُصنفین سب کے سب ''مردانِ اُمید'' تھے وہ سطحی طور پر رجائی نہ تھے ہرگز نہیں اُن میں سے بہت سے ذاتی تجربہ سے مصائب غم درد اور شک کے مفہوم سے واقف تھے۔ وہ حد درجہ حقیقت پسند تھے اُنھوں نے اکثر پاتال کی گہرائیوں سے خُدا کو پُکارا یہ گہرائیاں اکثر مایوسی کی حدود تک چلی جاتی تھیں پھر بھی وہ مردانِ اُمید ہی رہے۔

اُمید وہ جگہ ہے جہاں معجزات ہوتے ہیں۔ " مدر ٹریسہ"

محبت کے تمام راستے اُمید کی کرِنوں سے روشن ہوئے ہیں اور ہمارا خُدا اُمید کا سرچشمہ ہے کیوں کہ محبت کا ماخذ بھی وہ خود ہی ہے۔

"پس خُدا جو اُمید کا چشمہ ہے تمہیں ایمان رکھنے کے باعث ساری خوشی اور اِطمینان سے معمور کرے تا کہ رُوح اُلقدس کی قدرت سے تمہاری اُمید ذیادہ ہوتی جائے۔"

رُومیوں 13:15

رُوح اُلقدس کے وسیلہ اور قدرت سے ہماری اُمید ذیادہ ہو جاتی ہے اور ہم خُدا کی برکت اور بخشش کے لئے اور بھی ذیادہ بھوکے اور پیاسے ہو جاتے ہیں۔

"کیوں کہ ہم محنت اور جاں فشانی اِسی لئے کرتے ہیں کہ ہماری اُمید اُس زندہ خدا پر لگی ہوئی ہے جو سب آدمیوں کا خاص کر ایمان داروں کا منجی ہے۔"

1۔ تیمتھیس 10:4

"ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد ہے۔" عبرانیوں 1:11

ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کو حقیقت بنا دیتا ہے یا ایمان پہ بھروسہ ہے کہ جن باتوں کی اُمید ہے وہ ضرور وقوع پذیر ہوں گی در حقیقت ایمان اپنے آپ کو خُدا کے سپرد کرنے کا فعل ہے جب کہ اُمید اُس کی ذہنی کیفیت کی عکاس ہے۔

"اے خداوند خدا تو ہی میری اُمید ہے لڑکپن سے میرا توکل تُجھ ہی پر ہے۔"

زبور 5:71

"تمہارے دِل کی آنکھیں روشن ہو جائیں تا کہ تم کو معلوم ہو کہ اُس کے بُلانے سے کیسی کچھ اُمید ہے۔"اِفسیوں 18:1

خُدا کی قدرت اُن زندگیوں میں سکونت کرتی ہے جو اُس پر آس لگاتے ہیں اور خُدا اُن کی اُمید گاہ ہوتا ہے۔

"لیکن جس چیز کو نہیں دیکھتے اگر ہم اُس کی اُمید کریں تو صبر سے اُس کی راہ دیکھتے ہیں۔"رُومیوں 25:8

مجھے یاد ہے بی۔اے کے اِمتحانات کے دوران میں بہت سائیکل چلا کر اِمتحانی مرکز تک پہنچتا تھا۔ تھکاوٹ کی وجہ سے واپسی پر یہ سفر اور بھی زیادہ لگتا تھا۔پنجاب یونیورسٹی کے اِمتحانی مرکز کے سٹینڈ پر موٹر سائیکلوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی جب کہ ایک دو سائیکلیں تھیں جن کے ساتھ میں نے بھی اپنی سائیکل کھڑی کر دی۔ میں پسینے میں نہایا ہوا تھا میں نے دُعا کی میرے آسمانی باپ جب میں "**ایم۔اے**" کے اِمتحانات دینے آؤں تو میرے پاس موٹر سائیکل ہو۔۔۔۔ میں اِس بات کی قوی اُمید رکھ سکتا تھا کیوں کے ہمارا خُدا وعدوں میں سچا ہے اور جو اُس سے اُمید رکھتے ہیں وہ کبھی اُن کی آس ٹوٹنے نہیں دیتا جب میں "**ایم۔اے**" کے امتحانات دینے کے لئے پنجاب

یونیورسٹی کے امتحانی مرکز میں پہنچا تو میں نے چلچلاتی دھوپ میں آسمان کی طرف دیکھ کر خُدا کا شکر ادا کیا کیوں کہ میں اپنی نئی موٹر سائیکل پر بڑے سکون سے آیا تھا۔۔۔ہالیلویاہ۔

ہم ہر وقت بہتری کی اُمید کر سکتے ہیں کیوں کہ مسیح جو جلال کی اُمید ہے ہم میں رہتا ہے۔خُدا کی بے ریا محبت ہم سے اِس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنی شخصی زندگی، اپنے خاندان، اپنی کلیسیا، اپنے علاقے، اپنے شہر اپنے صوبوں، اور اپنے ملک کے لئے بہترین چیزوں کی اُمید کریں اور خدا سے دُعا کریں وہ ضرور جواب دے گا۔خُدا پر آس اُمید رکھنے والے لوگ دُنیا جہاں کی مصیبتوں سے بالا تر اور ماورا لوگ ہیں۔

"۔۔۔بے خُدا آدمی کی اُمید ٹوٹ جائے گی۔" ایوب 13:8

جس شخص کی زندگی میں محبت بھرا خُدا نہیں وہ بھلا کیا اُمید رکھے گا؟

"خوش نصیب ہے وہ جس کا مددگار یعقوب کا خُدا ہے اور جس کی اُمید خُداوند اُس کے خُدا سے ہے۔" زبور 5:146

اگر ہمارا مددگار اِسرائیل کا قدوس ہے تو ہماری اُمید ضرور بر آئے گی ایک ایمان دار شخص جب اِس جہاں سے کُوچ کرتا ہے تو اُس کے پاس اپنے نجات دہندہ کو رُو برو دیکھنے کی کامِل اُمید موجود ہوتی ہے۔

مرنا اپنے آپ کو اُمید کے ساتھ خُدا کے سپرد کرنا ہے۔ "آبے ڈی۔ٹورویل"

"**جان بنین**" کے ہاں ایک اعتماد ہے جس میں سارے مسیحیوں کو شریک ہونا چاہیے کون ہے جو اِس بات کو اِس سے بہتر طور پر پیش کر سکتا ہے

"میں اپنے سفر کے اختتام پر پہنچ گیا ہوں میرے مشقت کے دِن ختم ہو گئے ہیں اب میں اِس سر کو دیکھنے کو ہوں جس پر کانٹوں کا تاج پہنایا گیا تھا اور وہ چہرہ بھی جس پر میری خاطر تھوکا گیا تھا۔ اِس سے پہلے میں سُنی سنائی باتوں اور ایمان پر زندگی بسر کرتا رہا ہوں لیکن اب اِس جگہ جاؤں گا جہاں آنکھوں دیکھے کے مطابق زندگی گزاروں گا اور اِس ہستی کے پاس رہوں گا جس کی صحبت میں میری خوشی اور شادمانی ہے۔ میں اپنے خداوند کا ذکر بڑی چاہت سے سُنا کرتا تھا اور زمین پر جہاں کہیں میں نے اِس کی جوتی کا نشان دیکھا میری آرزو ہوتی تھی کہ اپنا پاؤں بھی وہیں رکھوں۔ اُس نے مجھے سنبھالا، اُسی نے مجھے میری خطاوں سے بچایا، اُس نے میرے قدم اپنی راہوں پر مضبوط کئے۔ اور جب وہ یہ باتیں کر رہا تھا تو اس کا چہرہ بدل گیا، اُس نے کہا۔ "مجھے قبول فرما کیوں کے میں تیرے پاس آتا ہوں۔"

محبت سب کچھ برداشت کرتی ہے

محبت میراتھن ریس کی طرح ہے جس میں کامیابی کے لیے برداشت کا ہونا ناگزیر ہے۔ محبت کی شاہراہ پر چلتے ہوئے ایسے مراحل ضرور آتے ہیں جہاں ہمیں برداشت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خُدا کا کلام جو محبت کی تاثیر ہے۔ ہمیں خوشی کی نوید دیتا ہے۔

دُکھ کے اوقات میں ہمیں عموما خُدا کی محبت کے شرین تجربات ہوتے ہیں۔"جان بنین"

"تم کسی ایسی آزمائش میں نہیں پڑے جو انسان کی برداشت سے باہر ہو اور خدا" سچا ہے وہ تم کو تمہاری طاقت سے زیادہ آزمائش میں نہ پڑنے دے گا۔ بلکہ آزمائش کے ساتھ نکلنے کی راہ بھی پیدا کر دے گا تاکہ تم برداشت کر سکو۔"

1۔ کرنتھیوں13:10

جنوبی افریقہ میں رہنے والی ایک بوڑھی سیاہ فام خاتون کے متعلق ایک سچا واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ بہت عرصہ پہلے اُس عورت کے خاوند اور بیٹے کو ایک سفید فام پولیس افسر نے بڑی بے دردی سے قتل کر دیا۔ آخر کا اُس پولیس افسر کی اُس قتل کے مقدمہ میں پیشی ہوئی وہ واقعی مجرم تھا لیکن جج صاحب نے اُس بوڑھی عورت سے مخاطب ہو کر اُس سے پوچھا" آپ کیا چاہتی ہیں؟ کیا اِس شخص کے ساتھ جس نے

بڑی بے رحمی سے آپ کے خاندان کو برباد کیا ہے انصاف کیا جائے؟ یہ بات بڑی واضح ہے کہ وہ پولیس افسر قتل کے مقدمے میں واجبی سزا کا حق دار تھا۔ وہ بوڑھی عورت اُس قتل کے نتیجہ میں سب کچھ گنوا بیٹھی تھی اور سخت دُکھ میں مبتلا تھی۔ لیکن وہ عورت مسیحی تھی اور جانتی تھی کہ مسیح کی قربانی کے نتیجہ میں اُس نے کیا کچھ حاصل کیا ہے پس اُس نے اُس شخص سے جس نے اُسے حد درجہ اذیت اور رنج میں مبتلا کر دیا تھا انتقام لینے یا اُسے سزا دینے کے لئے کچھ نہ کہا اُس نے جج سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا "میرا خاوند اور میرا بیٹا ہی میرا خاندان تھے اِس لئے میں چاہتی ہوں کہ یہ میرا بیٹا بن جائے میں چاہوں گی یہ شخص مہینے میں دو دفعہ میرے گھر آئے اور میرے ساتھ وقت گزارے تاکہ جو محبت ابھی تک میرے اندر باقی ہے وہ میں اِس پر نچھاور کر سکوں۔ اور میں یہ چاہوں گی کہ وہ اِس بات کو جانے کہ میں اُسے معافی پیش کر رہی ہوں کیوں کے یسوع مسیح معاف کرنے کے لئے موا میں درخواست کرتی ہوں کہ کوئی شخص میری مدد کرے اور مجھے سہارا دے کر عدالت کے دوسری طرف والے کمرے میں لے جائے تاکہ میں اِس شخص کو اپنی بانہوں میں لے سکوں اور اِسے اپنے گلے سے لگاؤں اور اِسے اِس بات کا یقین دلاؤں کہ میں نے اِسے حقیقی معنوں میں معاف کر دیا ہے۔ محبت میں برداشت کی اِس سے بہتر مثال اور کیا ہو سکتی

ہے ازلی خُدا کے ساتھ مسیحی محبت نا صرف ہمیں سب کچھ برداشت کرنے کی قوت فراہم کرتی ہے بلکہ دوسروں کے لئے ہمارے دِل میں بھلائی اور ایثار کا جذبہ بھی پیدا کرتی ہے۔

جب ہم مسیح کی محبت کو حاصل کرلیتے اور اُسے دوسروں میں بانٹنا شروع کر دیتے ہیں تو اُس سے حاصل ہونے والی خوشی ہمیں حیران کر دیتی ہے۔ " ڈیوڈ یونگی چو"

جب کوریا میں بیداری آئی تو لوگ اِس بات کے لئے روتے تھے کہ زیادہ سے زیادہ کلیسیا کی مدد کر سکیں مگر وہ اپنی غربت کو اِس جذبے کے کبھی آڑھے نہیں آنے دیتے تھے اِن واقعات سے ہمیں بخوبی اِس بات کا یقین آجائے گا۔

"ایک جگہ ایک مِشنری نئے گرجاگھر کی مخصوصیت پر حاضر تھا معلوم ہوا کہ ابھی تک اِس سلسلہ میں 135 روپے کا قرض ہے۔ حاضرین میں سے ایک نے کھڑے ہو کر کہا کہ جناب اگلے اتوار کو میں 135 روپے لاکر اِس قرض کو چکادُوں گا۔ مِشنری نے یہ جانتے ہوئے کہ بے چارہ بہت ہی تنگ دست ہے کہا کہ آپ تنہا ایسا کرنے کا خیال نہ کریں بلکہ ہم سب مل کر جلد یہ قرض چکا دیں گے۔ لیکن اگلے اِتوار کو وہ غریب مسیحی

135 روپے لے آیا مِشنری نے حیرت سے پوچھا کہ آپ کو اِتنے روپے کہاں سے ملے؟ مسیحی نے جواب دیا کہ جناب آپ بُرا نہ منائیں یہ سارے کا سارا مُقدس پیسہ ہے چند ہفتوں کے بعد وہ مِشنری اِس علاقہ سے گزرا اور اِس آدمی کے گھر پہنچا جب اُس کی بیوی سے پوچھا کہ آپ کا خاوند کہاں ہے؟ تو اُس نے جواب دیا کہ کھیت میں ہل چلا رہا ہے۔ جب مشنری کھیت میں پہنچ تو کیا دیکھتا ہے کہ بوڑھا باپ ہل کو پکڑے ہوئے ہے اور اُس کا بیٹا کھینچ رہا ہے۔ حیران ہو کر مِشنری نے پوچھا کہ ارے آپ کے خچر کو کیا ہوا؟ مسیحی نے جواب دیا کہ یہ بات میری برداشت سے باہر تھی کہ یسوع مسیح کی کلیسیا کسی بے دین کی 135 روپے کی قرض دار ہو لہذا قرض کو چُکانے کے لئے میں نے اپنا خچر بیچ دیا۔"

"ایک روز ایک نہایت ہی رِقت آمیز صورتِ حال میں ایک 80 سالہ بزرگ خاتون جس کے ہاں کوئی بچہ نہ تھا کوئی سہارا نہ تھا اور بمشکل حکومت کی طرف سے دی گئی امداد پر گزارہ کر رہی تھی روتے ہوئے اور کانپتے ہوئے پُلپٹ تک آئی وہ ایک پُرانا چاول کا پیالہ ایک چاپ سٹکِس کا جوڑا اور ایک چمچہ لائی وہ وہاں پر کھڑی رو رہی تھی اُس نے کہا "پاسٹر میں تمہیں اِس صورت حال سے رہا دیکھنا چاہتی ہوں میں تمہاری امداد ہوتے ہوئے دیکھنا چاہتی ہوں کیوں کے آپ کی خدِمت بہت سالوں سے

میرے لئے ایک نہایت بڑی برکت تھی میں کچھ کرنا چاہتی ہوں لیکن میرے پاس پیسے نہیں ہیں میرے پاس یہی سب کچھ ہے یہ پُرانا چاول کا پیالہ ایک چوپ سٹکِس کی جوڑی اور ایک چمچہ ہے لیکن میں یہ تمام خُداوند کے نام کے لئے دینا چاہتی ہوں میں گتے پر ڈال کر کھا سکتی ہوں اور میں اپنی اُنگلیوں سے کھا سکتی ہوں میرا دِل ٹوٹ گیا میں نے کہا۔۔۔ محترمہ میں یہ سب کچھ قبول نہیں کر سکتا ہوں۔ یہی سب کچھ آپ کے پاس ہے آپ کو اپنا روزانہ کا کھانا کھانے کے لئے اِس کی ضرورت ہے میں اِسے قبول نہیں کر سکتا ہوں اُس نے یہ کہتے ہوئے رونا شروع کر دیا کیا خُدا ایک بوڑھی مرتی ہوئی عورت سے یہ تحائف قبول نہیں کرے گا؟ کیا نہیں کرے گا؟ میں جانتی ہوں کہ یہ آپ کے لئے اِتنا ذیادہ باعث مدد نہ ہو گا لیکن میں کچھ دینا چاہتی ہوں۔

اچانک ایک کاروباری شخص کھڑا ہوا اور بولا پاسٹر صاحب میں یہ خریدنا چاہتا ہوں اور اِس نے تقریباً تیس ہزار ڈالر صرف اِس پُرانے پیالے چاپ سٹکِس اور چمچے کے لئے ادا کئے۔ کیا ہماری محبت میں اتنی سچائی ہے کہ ہم دوسروں کے لئے خود تکلیف برداشت کریں اور یوں اپنی زندگیوں سے خُدا کا جلال ظاہر کریں۔"

باب 3

لازوال محبت 1- کرنتھیوں 13:8-12

محبت کو زوال نہیں۔" 1۔کرنتھیوں 13:8

محبت ایک لازوال حقیقت ہے کیوں کے اِس کا تعلق ابدیت سے ہے۔ محبت ہی کی وجہ سے ہم اپنی زندگی میں خُدا کی کامل برکت کو حاصل کرنے کے قابل ہوتے ہیں اگر ہم کچھ دیر کے لئے ابدیت کے بارے میں سوچیں تو وہاں ہر طرف ہمیں محبت کا غلبہ نظر آتا ہے۔ وہاں سب لوگ حالتِ سکون میں خُدا کی حمد کرتے ہیں اور اُسے مبارک کہتے ہیں۔ وہاں کی فضا میں محبت کی خوشبو کو نا چاہتے ہوئے بھی با آسانی محسوس کیا جا سکتا ہے۔ وہاں آہ و نالہ نا ہو گا نا ہی کوئی دُکھ کی حالت میں بلکہ سب ایک دوسرے کو اپنی مانند پیار کریں گے۔ وہاں کوئی کسی کو نہیں ستائے گا اور نا ہی کوئی دوسرے سے نفرت کرے گا۔ وہاں کوئی اُداس نا ہو گا بلکہ ہر کوئی خوشی اور مُسرت سے سرشار ہو گا۔ ابدیت میں محبت کا معیار ایسا ہو گا کے ہم اُس کو لفظوں میں بیان نہیں کر سکتے۔ لیکن اِس زمین پر رہتے ہوئے بھی خُدا اپنی الٰہی محبت کو ہمارے دِلوں میں اپنے پاک رُوح کے وسیلہ سے اُنڈیلتا ہے تا کے ہم شادمانی کو حاصل کریں اور

حالات سے نظریں ہٹا کر خُدا کی مدح سرائی میں کھو جائیں اور آسمانی محبت کا بھرپور تجربہ کریں۔

"اگرچہ انجیر کا درخت نا پھولے اور تاک میں پھل نہ لگے اور زیتون کا حاصل ضائع ہو جائے اور کھیتوں میں کچھ پیداوار نا ہو اور بھیڑ خانہ سے بھیڑیں جاتی رہیں اور طویلوں میں مویشی نہ ہوں تو بھی میں خداوند سے خوش رہوں گا اور اپنے نجات بخش خدا سے خوش وقت ہوں گا۔ خداوند خدا میری توانائی وہ میرے پاؤں ہرنی کے سے بنا دیتا ہے اور مجھے میری اُونچی جگہوں میں چلاتا ہے۔" حبقوق 3:17۔19

جب تک خُدا نہ چاہے ہم اُسے سمجھ نہیں سکتے کیوں کے خُدا ہماری سوچ خیالات و تصورات سے اس قدر بڑا ہے کہ ہمارے لیے اُس کو جاننا ممکن نہیں مگر یہ خُدا کی محبت ہے جو اُسے اُکساتی ہے کہ وہ اپنا آپ ہم پر ظاہر کرے جب حبقوق خُدا کے تعلق سے یہ مُکاشِفہ حاصل کرتا ہے کہ خُدا بھلائی سے بھرا ہوا خُدا ہے اور نجات صرف اُسی کے پاس ہے تو وہ حمد و ستائیش سے بھر جاتا اور خُدا کے نام کی تعریف کرتا ہے۔

"۔۔۔ایک دوسرے سے محبت رکھو کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔" یوحنا 34:13

یسوؔع کی محبت کا خوبصورت پہلو یہ ہے کہ اُس نے خُدا باپ کو پورے طور سے بنی نوع اِنسان پر ظاہر کیا گویا خُدا کی ذات کا کامِل مُکاشِفہ ہمیں مسیح یسوؔع کے وجہ سے حاصل ہوتا ہے یسوؔع نے تمام پوشیدہ باتوں کو اپنی کلیسیا پر ظاہر کر دیا ہے بہت سے لوگوں کا ماننا ہے کے خُدا اپنا آپ اِنسان سے پوشیدہ رکھتا ہے اور خُدا کی ذات کو سمجھا نہیں جا سکتا جبکہ یہ نظریہ اور اُن کا ایسا ماننا غلط فہمی سے بڑھ کر اور کچھ نہیں کیوں کے محبت کبھی اپنے آپ کو چھپاتی نہیں بلکہ اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہے تو پھر بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ خُدا جو محبت ہے ایسا خُدا جس کی شخصیت سے محبت پھوٹتی ہے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھے۔

"میری خوشنودی بنی آدم کی صحبت میں تھی۔" امثال 31:8

"تب وہ جان لیں گے کہ میں خداوند اُن کا خدا ہوں جو اُن کو ملکِ مِصر سے اِس لئے نکال کر لایا کہ میں اُن کے درمیان سکونت کروں۔" خروج 46:29

"خداوند نے کہا کہ جو کچھ میں کرنے کو ہوں کیا اُسے ابرہام سے پوشیدہ رکھوں؟" پیدائش 17:18

"خداوند کے راز کو وہی جانتے ہیں جو اُس سے ڈرتے ہیں اور وہ اپنا عہد اُن کو بتائے گا۔" زبور 14:25

"اور سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے جو سب کے اُوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے۔" اِفِسیوں 6:4

"کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن رُوح اُلقدس کا مقدِس ہے جو تم میں بسا ہوا ہے اور تم کو خدا کی طرف سے مِلا ہے؟۔" 1۔ کرنتھیوں 19:6

یہ خُدا کی محبت ہے کہ وہ اپنا آپ ہم پر ظاہر کرنا چاہتا ہے اپنا کلام ہم پر منکشف کرنا چاہتا ہے اور ہماری صُحبت میں اُس کی خوشنودی ہے اور جیسی محبت اُس نے ہم سے کی وہ چاہتا ہے کہ ہم بھی ایک دوسرے سے ویسی ہی محبت رکھیں یعنی اپنی تمام برکات میں دوسروں کو حصّہ دار بنائیں اِس سے آپسی رشتے اور مضبوط ہوتے ہیں۔

"اُس نے اُس سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے اور دوسرا اِس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ اِنہی دو حکموں پر تمام توریت اور انبیا کے صحیفوں کا مدار ہے۔" متی 22:37۔40

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم خُدا کے حکموں پر عمل کریں اور اُس کے قوانین کو اپنی زندگی کا نصب اُلعین بنائیں تو محبت کے بغیر ایسا ممکن نہیں گویا شریعت کے تمام تقاضوں کو محبت میں سمو دیا گیا ہے اپنے جی اُٹھنے کے بعد خُداوند یسوع جھیل کے کنارے اپنے

شاگردوں پر ظاہر ہوئے کیوں کے اُس وقت وہ واپس اپنے ماہی گیری کے کام پر جا چکے تھے۔اُن کا یہ فعل ظاہر کرتا ہے کہ وہ یسوؔع کی موت کے بعد کس قدر نااُمید اور دِل برداشتہ تھے پر خُداوند نے اُنہیں اپنی طرف متوجہ کیا اور وہ جو بہت تلاش کے باوجود بھی مچھلیاں پکڑنے میں ناکام رہے تھے یسوؔع کے کہنے پر بہت سی مچھلیاں پکڑنے میں کامیاب ہو گئے۔

"۔۔۔کیوں کے مجھ سے جُدا ہو کر تم کچھ نہیں کرسکتے۔"یوحنا5:15

یسوؔع نے ثابت کیا کہ اگر تم میری محبت میں قائم رہو گے تو تمہاری ضرورتیں پوری ہوتی رہیں گی یہاں پطرؔس اور مسیح خُداوند کے درمیان ایک دِل چسپ مکالمہ ہے جو غور طلب ہے۔

یسوؔع نے شمعوؔن پطرؔس سے کیا اے شمعوؔن یوؔحنا کے بیٹے کیا تو اِن سے زیادہ مجھ سے محبت رکھتا ہے؟پطرؔس تھوڑے توقف کے بعد جواب دیتا ہے ہاں خُداوند تُو تو جانتا ہی ہے کہ میں تجھے عزیز رکھتا ہوں۔خُداوند نے کہا کہ تو میرے برے چرا۔۔۔دوسری مرتبہ خُداوند نے یہی سوال دُہرایا کیا مجھ سے محبت رکھتا ہے؟پطرؔس نے کہا ہاں خُداوند تُو تو جانتا ہی ہے کہ میں تجھ کو عزیز رکھتا ہوں خُداوند نے جواب دیا کہ تو میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر۔۔تیسری مرتبہ یہی سوال دُہرایا گیا کہ کیا تو مجھے عزیز رکھتا ہے

اِس دفعہ شمعوؔن پطرؔس دِل گیر ہوا اور اُس نے کہا ہاں خُداوند تُو تو سب جانتا ہے۔ یہ غور طلب ہے پہلی اور دوسری دفعہ یسوؔع نے "اگاپے" محبت کی بات کی لیکن تیسری دفعہ یسوؔع نے "فیلیو" محبت یعنی برادرانہ محبت کی بات کی تو پطرؔس دِل گیر ہو گیا کیوں کے وہ سمجھ گیا تھا کہ خُداوند مجھے کیا سکھانا چاہ رہا ہے۔

"اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور وہ اپنے بھائی سے عداوت رکھے تو جھوٹا ہے کیوں کے جو اپنے بھائی سے جسے اُس نے دیکھا ہے محبت نہیں رکھتا وہ خدا سے بھی جسے اُس نے نہیں دیکھا محبت نہیں رکھ سکتا"۔ 1۔یوحنا 20:4

آج بھی بہت سے مسیحی پطرؔس کی طرح اِس بات کی رٹ لگائے رہتے ہیں کہ ہاں خُداوند ہم تجھ سے محبت کرتے ہیں تجھے بہت عزیز رکھتے ہیں پر وہ اپنے ہم جنس سے رُوپوشی کرتے اور اُنہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں پطرؔس کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا اِسی لئے وہ دِل گیر ہوا کیوں کے جانتا تھا کہ اُس کی زندگی میں برادرانہ محبت کی کمی ہے۔

"**سینٹ مارٹن**" ایک دفعہ کسی برفیلے علاقہ سے گزر رہا تھا اُس نے ایک نیم برہنہ شخص کو دیکھا جس سے اُس کی غربت اور ناداری کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا وہ سردی کی شدت سے ٹِھٹھر رہا تھا۔ جب سینٹ نے اُسے ایسی حالت میں دیکھا تو اُس کا جی بھر آیا

اُس نے اپنااوورکوٹ آدھاپھاڑااور اُس غریب آدمی کو اُڑھادیاجو اِتنی سردی میں بغیر کسی گرم کپڑے کے مر رہاتھارات کے وقت جب سینٹ مارٹن دُعاکر رہاتھاتو اُس نے اپنے کمرے میں تیز روشنی کے اندر خُداوند یسوؔع کو وہی آدھااُوورکوٹ پہنے دیکھاوہ اپنے بستر سے اُتر ااور یسوؔع کے قدموں میں گِر کر زار و قطار رونے لگا۔"

"کیوں کے میں بھوکا تھاتم نے مجھے کھاناکِھلایامیں پیاساتھاتم نے مجھے پانی پلایامیں پردیسی تھاتم نے مجھے اپنے گھر میں اُتاراننگاتھاتم نے مجھے کپڑ اپہنایابیمار تھاتم نے میری خبرلی قید میں تھاتم میرے پاس آئے تب راست باز جواب میں اُس سے کہیں گے اے خداوند ہم نے کب تجھے بھوکادیکھ کر کھاناکِھلایایاپیاسادیکھ کرپانی پِلایا؟ہم نے کب تجھے پردیسی دیکھ کر گھر میں اُتارا؟یاننگادیکھ کر کپڑ اپہنایاہم کب تجھے بیمار یاقید میں دیکھ کر تیرے پاس آئے بادشاہ جواب میں اُن سے کہے گامیں تم سے سچ کہتاہوں کہ جب تم نے میرے اِن سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک کیا تومیرے ہی ساتھ کیا۔"متی 25:35۔40

اِس سے پہلے کہ ہم خُداسے محبت کادعوہ کریں ضرورہے کہ ہم اِس بات پر غور کرلیں کہ ہم اپنے بھائیوں سے کیسابرتاؤکرتے ہیں۔

"اگر کوئی بھائی یا بہن ننگی ہو اور اُن کو روزانہ کی روٹی کی کمی ہو اور تم میں سے کوئی اُن سے کہے کہ سلامتی کے ساتھ جاؤ گرم اور سیر رہو مگر جو چیزیں تن کے لئے درکار ہیں وہ اُنہیں نہ دے تو کیا فائدہ ؟۔یعقوب 2:15۔16

"اور جو کوئی شاگرد کے نام سے اِن چھوٹوں میں سے کسی کو صرف ایک پیالا ٹھنڈا پانی ہی پلائے گا میں تم سے سچ کہتا ہوں وہ اپنا اجر ہرگز نہ کھوئے گا۔"متی 10:42

"محبت میں کیا ہوا چھوٹے سے چھوٹا کام بھی لازوال ہے"

آیئے اِس لازوال محبت کا احوال ایک ڈاکٹر کی زبانی سنتے ہیں۔

"میں نے ٹانکے کھولتے ہوئے بابا جی سے پوچھا آپ نے کہاں جانا ہے بابا جی نے بتایا فلاں ہسپتال میں اُن کی بیوی داخل ہے اور وہ ہر صورت آٹھ بجے اُس کے پاس پُہنچنا چاہتے ہیں میں نے پوچھا خُدانخواستہ آپ کی بیگم کا آپریشن تو نہیں ؟ بابا جی نے جواب دیا نہیں میں روز صبح آٹھ بجے ہسپتال پہنچ کر اسے ناشتہ کراتا ہوں مجھے اُن کے جواب نے حیران کر دیا۔میں نے پوچھا کیوں۔۔۔؟ بابا جی بولے وہ پانچ سال سے ہسپتال میں ہے اور میں پچھلے پانچ سال سے روز آٹھ بجے اُس کے ہسپتال پہنچتا ہوں اور اُسے

اپنے ہاتھ سے ناشتہ کراتا ہوں۔ میں نے حیرت سے پوچھا پانچ سال میں آپ کبھی لیٹ نہیں ہوئے ؟۔۔۔۔ بابا جی نے انکار میں سر ہلا کر جواب دیا جی نہیں۔ ہم نے پچاس برس اکٹھے گزارے ہیں اِن پچاس برسوں میں اُس نے مجھے روزانہ آٹھ بجے ناشتہ کرایا تھا۔ ہمارے گھر میں نوکروں اور خادِموں کی کوئی کمی نہیں تھی لیکن سردی ہو گرمی ہو بارش ہو سیلاب ہو طوفان ہو یا آندھی وہ ہمیشہ ساڑھے چھ بجے جاگتی تھی اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بناتی تھی اور ٹھیک آٹھ بجے جب میں اُوپر سے نیچے آتا تھا تو وہ میز پر ناشتہ لگا کر میرا اِنتظار کرتی تھی ہم دونوں ہمیشہ اکٹھے ناشتہ کرتے تھے۔ وہ پچاس برسوں میں کبھی میکے نہیں رُکی۔ پانچ برس پہلے وہ ہسپتال میں داخل ہوئی تو یہ ڈیوٹی میں نے سنبھال لی۔ میری حیرت پریشانی میں داخل ہو گئی اور میں نے بابا جی سے پوچھا آپ کی بیگم کو کیا بیماری ہے بابا جی نے حسرت سے میری طرف دیکھا اور سِسکی لے کر بولے اِن کی یادداشت جا چکی ہے۔ وہ اپنا ماضی، حال اور مُستقبل بھُول گئی ہیں وہ بولنا تک چھوڑ چکی ہیں۔ میں نے کہا کیا مطلب ہے آپ کی بیگم الزمائیر کا شکار ہیں؟ بابا جی نے سر ہلا کر تصدیق کر دی میں نے بابا جی سے پوچھا کیا وہ آپ کو پہچانتی ہیں بابا جی نے فوراًاِنکار میں سر ہلایا اور دُکھی آواز میں بولے وہ پانچ سال سے مجھے نہیں پہچان رہی وہ یہ جانتی ہی نہیں میں کون ہوں اور روز صبح آٹھ بجے اُس کے پاس کیوں آجاتا

ہوں۔ چونکہ ٹانکے کُھل چکے تھے میں نے جلدی سے آخری سوال پوچھا جب آپ کی بیگم آپ کو پہچانتی ہی نہیں جب اُن کی نظر میں وارڈ بوائے اور آپ میں کوئی فرق نہیں تو آپ روز آٹھ بجے یہ تکلیف کیوں کرتے ہیں؟۔۔۔ بابا جی نے مُڑ کر میری طرف دیکھا اور مسکرا کر بولے میں تو اُسے پہچانتا ہوں میں تو یہ جانتا ہوں کہ وہ کون ہے۔ اور میری زندگی میں اُس کی کیا اہمیت ہے اُس کی کیا حیثیت ہے وہ رُکے اور دوبارہ بولے یاد داشت اُس کی ختم ہوئی ہے میری نہیں۔۔۔ لہذا وہ آخری سانس تک میری بیوی ہے اور میں اِسی طرح اُس کی خدمت کرتا رہوں گا۔

محبت کا تعلق یاد داشت سے نہیں ہوتا اِس کا تعلق جسم اور دِماغ سے بھی نہیں ہوتا یہ دِل میں پیدا ہوتی ہے اور دِل کی آخری دھڑکن تک قائم رہتی ہے لہذا اگر آپ کا ساتھی آپ کو نہیں پہچانتا تو آپ کے دِل میں اُس کی محبت کم نہیں ہونی چاہیے وہ رُکے اُنہوں نے سانس لیا اور دوبارہ بولے میں کبھی سوچتا ہوں اگر اُس کی جگہ میں ہوتا تو کیا وہ مجھے فراموش کر دیتی؟ نہیں وہ مجھے کبھی فراموش نہ کرتی وہ ٹھیک آٹھ بجے ناشتے کی ٹرے لے کر روز میرے سرہانے کھڑی ہو جاتی لہذا میں سوچتا ہوں اگر میری یاد داشت جانے سے اُس کی محبت کم نہیں ہو سکتی تو میری محبت کیسے کم ہو سکتی ہے؟۔۔۔ بابا جی کلینک کی سیڑھیاں اُترے باہر گاڑی کھڑی تھی وہ گاڑی کی اگلی سیٹ

پر بیٹھے اُنہوں نے کھڑکی سے ہاتھ نکال کر مجھے "وِش" کیا اور وہاں سے روانہ ہو گئے لیکن میری آنکھوں میں آنسو آ گئے اور مجھے اُس لمحے محسوس ہوا سچی محبت کیا ہوتی ہے۔"

گویا محبت وہ خوب صورت حقیقی احساس ہے جسے زوال نہیں اور ایک ایمان دار اِس سے ہمیشہ لطف اندوز ہوتا ہی رہے گا کیوں کے محبت سے بھری ہوئی زمینی زندگی کے ساتھ ساتھ محبت سے لبریز ابدیت بھی اُس کی منتظر ہے۔

"محبت کو زوال نہیں، نبوتیں ہوں تو موقوف ہو جائیں گی، زبانیں ہوں تو جاتی رہیں گی علم ہو تو مِٹ جائے گا۔ کیوں کے ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناتمام لیکن جب کامِل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا۔ جب میں بچہ تھا تو بچوں کی طرح بولتا تھا بچوں کی سی طبیعت تھی بچوں کی سی سمجھ تھی لیکن جب جوان ہوا تو بچپن کی باتیں ترک کر دیں اب ہم کو آئینہ میں دُھندلا سا دِکھائی دیتا ہے مگر اُس وقت روبرو دیکھیں گے اس وقت میرا علم ناقص ہے مگر اُس وقت ایسے پورے طور پر پہچانوں گا جیسے میں پہچانا گیا ہوں۔" 1۔ کرنتھیوں 13:8۔12

پولُس یہاں اِن نعمتوں کا تعلق سے وضاحت کرتا ہے کہ جب کامِل یعنی یسوؔع آئے گا تو اِن نعمتوں کی کچھ حاجت نہیں رہے گی اِسے ہم ایک آسان مثال سے سمجھ سکتے

ہیں۔ جب خُداوند یسوؔع ظاہر ہوتا ہے تو یوحؔنا کے شاگرد جن میں اندرؔیاس بھی شامل تھا اپنے اُستاد یوؔحنا کو چھوڑ کر یسوؔع کے پیچھے چل پڑتا ہے اور باقاعدہ یسوؔع کا شاگرد بن جاتا ہے کیوں کے یوحؔنا نے خود اقرار کیا تھا کہ میں اِس کی جوتی کے تسمے کھولنے کے لائق نہیں حالانکہ وہ ایک بڑا نبی تھا جس کی تعریف یسوؔع نے خود اپنے منہ سے کی لیکن جب یسوؔع خود منظر پر ظاہر ہوا تو یوؔحنا کی مزید ضرورت نہیں تھی لیکن یسوؔع کے آنے سے پہلے وہ راہ ہموار کر رہا تھا۔

پکارنے والے کی آواز بیابان میں خداوند کی راہ دُرست کرو۔"یسعیاہ3:40

اِسی طرح رُوح اُلقدس کی یہ تمام نعمتیں مسیح کے ظاہر ہونے تک کلیسیا کو مضبوط اور تیار کرتی رہیں گی۔

"اور اِس کے بعد میں ہر فردِ بشر پر اپنی رُوح نازل کروں گا اور تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کریں گے تمہارے بوڑھے خواب اور جوان رُویا دیکھیں گے۔"

یوایل28:2

"اِس لئے کہ یہ وعدہ تم اور تمہاری اُولاد اور اُن سب دُور کے لوگوں سے بھی ہے جن کو خداوند ہمارا خدا اپنے پاس بُلائے گا۔" اعمال39:2

"اِسی واسطے وہ فرماتا ہے کہ جب وہ عالمِ بالا پر چڑھا تو قیدیوں کو ساتھ لے گیا اور آسم
یوں کو اِنعام دیئے۔۔۔۔۔اور اُسی نے بعض کو رسول اور بعض کو نبی اور بعض کو مبشر
اور بعض کو چرواہا اور اُستاد بنا کر دے دیا تا کہ مقدس لوگ کامل بنیں اور خدمت
گزاری کا کام کیا جائے اور مسیح کا بدن ترقی پائے جب تک ہم سب کے سب خدا کے
بیٹے کے ایمان اور اُس کی پہچان میں ایک نہ ہو جائیں اور کامل اِنسان نہ بنیں یعنی مسیح
کے پورے قد کے اندازہ تک نہ پہنچ جائیں۔" اِفِسیوں 4:8۔13

خُدا اپنے کلام کی سچائیوں کو رُوح اُلقدس کی نعمتوں کے وسیلہ اپنی کلیسیا پر ظاہر کرتا ہے تا کہ وہ کاملیت کی طرف بڑھیں لیکن مسیح کے بغیر کاملیت ممکن نہیں اِسی لئے پولُس کہتا ہے کہ اب ہمیں آئینہ میں دھندلا سا دِکھائی دیتا ہے مگر اُس وقت رُوبرو دیکھیں گے یسوعؔ خُدا کی محبت کا کامِل مُکاشفہ ہے جب وہ ظاہر ہو گا تو ہمیں کسی اور چیز کی حاجت نہ رہے گی کیوں کے وہ لازوال محبت جو یسوعؔ اپنی دُلہن (کلیسیا) سے رکھتا ہے ابد تک قائم رہنے والی ہے۔

باب 4

دائمی مُحبت 1-کرنتھوں 13:13

"غرض ایمان اُمید محبت یہ تینوں دائمی ہیں مگر افضل اِن میں محبت ہے۔"

1۔کرنتھوں 13:13

ایمان، اُمید، اور محبت تینوں دائمی ہیں لیکن پولُس اِن تینوں میں سے محبت کو ہی افضل ٹھہراتا ہے کیوں کے ایمان کے وسیلہ سے ہم خود بچتے ہیں لیکن محبت سے ہم دوسروں کو بھی بچاتے ہیں محبت ایمان اور اُمید کی جڑ ہے۔

"۔۔۔مگر ایمان محبت کی راہ سے اثر کرتا ہے۔" گلتیوں 6:5

جس سے ہم محبت رکھتے ہیں اُس پر ہم ایمان بھی لاتے ہیں اور اُس کے دیکھنے کی زیادہ اُمید اور آرزو ہوتی ہے بغیر محبت کے ایمان اور اُمید موجود نہیں رہ سکتے محبت اس لئے افضل ہے۔

"جو مُحبّت نہیں رکھتا وہ خُدا کو نہیں جانتا کیونکہ خُدا مُحبّت ہے۔" 1۔یوحنا 8:4

"اِس سے پہلے کہ کائنات کی ایک بھی چیز کو تخلیق کیا گیا خُدا محبت سے بھرا ہوا خُدا تھا ۔ یہ خُدا کی ازلی صِفت ہے لیکن اِسے خُدا کی ذات کے جوہر کی تعریف سمجھ لینا بالکل غلط ہے یہ صِفت خُدا کا اِظہار تو ہے مگر خود خُدا نہیں ہے یہ پاکیزگی عدل وفاداری اور سچائی کی طرح خُدا کی وحدت کا اِظہار ہے۔ چونکہ خُدا ابدی و ازلی ہے اِس لئے اُس کی محبت کی اِنتہا نہیں چونکہ خُدا لا محدود ہے۔ اِس لئے اُس کی محبت بھی بے حد ہے چونکہ خُدا پاک ہے اِس لئے اُس کی محبت بھی پاک ہے۔ چونکہ خُدا بے انداز ہے اِس لئے اُس کی محبت کی وسعت بھی سمجھ سے باہر اور اتھاہ سمندر کی مانند ہے۔"

اے ڈبلیو ٹوزر

"۔۔۔ کیوں کے تو نے بنایِ عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی۔" یوحنا 24:17

اِس سے پہلے کہ خدا دُنیا کو تخلیق کرتا وہ اپنے کلمہ (بیٹا) سے محبت رکھتا تھا اور اِسی محبت کی وجہ سے خُدا نے کائنات کو تخلیق کیا۔

"کیوں کے اُسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں آسمان کی ہوں یا زمین کی دیکھی ہوں یا ان دیکھی تخت ہوں یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات سب چیزیں اُسی کے وسیلہ سے اور اُسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں۔" کُلسیوں 16:1

"کیوں کے اُسی کی طرف سے ار اُسی کے وسیلے سے اور اُسی کے لئے سب چیزیں ہیں اُس کی تمجید اند تک ہوتی رہے۔"رُومیوں 36:11

اِس کائنات کو محبت کے تحت تخلیق کیا گیا اور خُدا نے اِس کائنات کو جس خوب صورتی سے بنایا اُس میں ہم اُس کی محبت کی شِدت کو دیکھ سکتے ہیں اُونچے اُونچے کہسار وسیع و گہرا سمندر جنگل بیل بوٹے انواع واِقسام کے پھُول طرح طرح کے موسم ہر موسم کے علیحدہ علیحدہ پھل اور سبزیاں اِس کے علاوہ اور جانے کیا کیا لیکن اُس کی تخلیق کا نادر شاہکار اِنسان ہے جسے اُس نے اپنی شبیہ اور صورت پر بنایا۔

"پھر خُدا نے کہا کہ ہم اِنسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں۔۔۔۔" پیدائش 26:1

اِنسان خُدا کی محبت کا کامِل نمونہ تھا اُسے خُدا نے صورت اور اپنی شبیہ پر بنایا خُدا کی محبت جو بے ریا ہے اُس کی اولین خواہش تھی کہ وہ اپنی برکات سے اِنسان کو خوش کرے اور اپنے کردار کی خوب صورتی میں اِنسان کو شریک کرے۔

یہ محبت کی خوب صورت دلیل ہے کہ ہم سب اپنی آزاد مرضی سے دوسروں کو اپنی برکات میں حصہ دار بنائیں۔ خُدا نے ناصرف اِنسان کو اپنی شبیہ اور صورت پر بنایا بلکہ اُس نے اِنسان کو اپنی تمام تخلیق پر اِختیار بھی بخشا۔

۔۔۔اور وہ سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں اور چوپایوں اور تمام زمین اور سب جان داروں پر زمین پر رینگتے ہیں اِختیار رکھیں۔پیدائش 26:1

آدم کا تمام دشتی جانوروں چرند پرند اور سب چوپایوں کا نام رکھنا اُس کے اِختیار کو ظاہر کرتا ہے جو خُدا نے اُسے بخشا تھا۔یہ خُدا کی عظیم محبت کا اِظہار تھا یہ بھی خُدا کی محبت تھی کہ خُدا نے آدم کے لئے ایک جیون ساتھ مہیا کیا تا کہ وہ اکیلا نہ رہے

"اور خُداوند نے اُس کی پسلی سے جو اُس نے آدم میں سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر اُسے آدم کے پاس لایا۔"پیدائش 22:2

یہ خُدا کی محبت تھی کہ اُس نے اِنسان کو آزاد مرضی بخشی اور اِنتظام کا شرف بخشا اُس نے فرمایا کہ

"تُو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تو نے اُس میں سے کھایا تو مرا۔"

پیدائش 16:2۔17

خُدا اپنے فرزندوں کو پسند کرنے کا حق دیتا ہے اِنسان شروع ہی سے اپنی مرضی پر چلنے کے لیے آزاد تھا لیکن اُس کی مرضی جو کچھ بھی ہو نتائج کا سامنا اُسے ضرور کرنا

ہو گا۔ اگر وہ بغاوت کا اِنتخاب کرتا ہے تو خوفناک مضائب موت اور خُدا سے ابدی جدائی اُس کا انجام ہو گا۔ اگر وہ خُدا کے نجات بخش منصوبہ کی تابعداری پسند کرتا ہے تو خوشی، کثرت کی برکت اور ابدی زندگی اُسے نصیب ہو گی۔

خُدا اِس قدر اِنسان کی بھلائی چاہتا تھا کہ اُس نے باغ عدن میں خطرناک مقام کی احتیاط سے نشان دہی کر دی تُو باغ کے ہر درخت کا پھل کھا سکتا ہے خُدا نے کہا لیکن اِس درخت کا نہیں کیوں کے اِس میں موت ہے۔

لیکن اِنسان نے ایک مہلک غلطی کی جس سے تمام پیدا ہونے والی نسلیں متاثر ہوئیں۔ خُدا کے انتباہ کے باوجود آدم اور حوّا نے اُس درخت کا پھل کھا لیا۔ تاہم یہ وہی محبت تھی جس کے جوش میں خُدا نے آدم کو پکارا تُو کہاں ہے؟۔ **پیدائش 9:3**

خُدا جانتا تھا کہ آدم کہاں ہے لیکن وہ چاہتا تھا کہ آدم بھی اُسے جانے۔ اُس نے آدم اور حوّا کے لئے راہ تیار کی تا کہ وہ اُس کی رفاقت میں لوٹ آئیں۔ یہ خُدا کی محبت تھی جس نے اپنے خادِم موسؔی کے ہاتھوں میں دس احکام تھما دیئے یہ اُس کی محبت تھی کہ یہ احکام نہ صرف اُس نے پتھر پر کھو دے بلکہ تمام لوگوں کے دِلوں پر بھی کنندہ کر دیئے۔ یہ خُدا کی محبت تھی جس کے عِلم میں تھا کہ آدمی اِس کے قانون کی تابعداری کرنے کے اہل نہیں اور پھر یہ محبت ہی تھی جس نے ایک نجات دہندہ ایک چھڑانے

والے کا وعدہ کیا جو اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دے گا یہ خُدا کی محبت تھی جس نے مسیح کے آنے سے صدیوں پیشتر نبیوں کے منہ اور دِلوں میں اِس وعدہ کے اِلفاظ ڈالے۔

یہ خُدا کی محبت تھی جس نے یسوؔع مسیح کی آمد کے لئے خاص سیاسی حالات کو پیدا کیا۔ یونان نے یسوؔع مسیح کی پیدائش سے 400 سال پہلے ایک عظیم طاقت ہونے کے سبب دُنیا کو ایک مشترک زبان (یونانی) بخشی جس سے ساری دُنیا میں خُدا کا پیغام پہنچانے کی راہ ہموار ہوگئی تب رومی شہنشائیت برسرِاقتدار آئی جس نے ہر طرف سڑکوں کا جال بچھا ڈالا اور امن وامان کے نظام کو قائم کیا۔ لہٰذا ایک مشترک زبان رُومی سڑکوں اور قانونی نظام کو اِستعمال میں لاتے ہوئے خُدا نے ابتدائی مسیحیوں کے ذریعے اپنے کلام کو پھیلایا، اِسی لئے انجیلِ مُقدس میں لکھا ہے۔

"لیکن جب وقت پُورا ہو گیا تو خُدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا۔۔" گلتیوں 4:4

خُدا کے بیٹے کی زندگی سے بیمار دُکھی اور گناہ سے دبے ہوئے لوگوں کے لئے وہی بے لوث ترس اور محبت منعکس ہوئی جو خدا باپ سے ہوتی تھی۔

یہ خُدا کی محبت تھی جس نے یسوؔع مسیح کو اِس قابل بنایا کہ ہماری خاطر غریب بن جائے تاکہ ہم دولت مند ہو جائیں۔ یہ الٰہی محبت تھی جس نے اُسے صلیب کا دُکھ

برداشت کرنے کے قابل بنایا یہ خدا کی محبت تھی جس نے اُسے اپنا دفاع کرنے سے روکے رکھا حالانکہ اُس پر کفر کے جُھوٹے الزام لگائے جا رہے تھے۔ جن کی پاداش میں اُسے گلگتا کے مقام پر عام ڈاکوؤں کے درمیان مرنے کے لئے لے جایا گیا لیکن اُس نے اپنے دُشمنوں کے خلاف کبھی اپنا ہاتھ نہ اُٹھایا۔

یہ اُس کی محبت ہی تھی جس نے اُسے ہزاروں فِرشتوں کو بُلانے سے روکے رکھا جو اُس کے ایک اشارے پر اُسے پکڑنے والوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیتے یہ وہی محبت تھی جس نے اُسے اِنتہائی تکلیف اور جان کنی کے عالم میں ترغیب دی کہ ذرا دم لے اور اِس توبہ کرنے والے گناہ گار کو زندگی اور اُمید بخشے جو اُس کے ساتھ والی صلیب پر مر رہا تھا جس نے پکارا کہ۔۔۔

"۔۔۔یسوع جب تو اپنی بادشاہی میں آئے تو مجھے یاد کرنا۔" لوقا 42:23

پیدائش سے مُکاشفہ تک زمین کے عظیم ترین المیہ سے زمین کی عظیم ترین فتح تک اِنسانیت کی گہری ترین پستیوں سے خُدا کے بلند ترین کمالات تک کو اِن اِلفاظوں میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

"کیوں کے خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمشہ کی زندگی پائے۔" یوحنا 16:3

یہ خُدا کی محبت تھی کہ اُس نے اپنے بیٹے کو ہمارے لیے قربان کر دیا تا کہ ہمیں گناہ کی لعنت سے چُھڑ ائے۔ یہ خُدا کی محبت تھی کہ اُس نے ہمیں اپنی فرزندیت میں قبول کیا اور اپنے بیٹے کے ہم میراث ٹھہرایا۔

"اور اگر فرزند ہیں تو وارث بھی ہیں یعنی خدا کے وارث اور مسیح کے ہم میراث.............۔" رُومیوں 17:8

یہ اُسکی محبت ہے کہ اُس نے ہمیں ایک دوسرے سے محبت کرنے کا حکم دیا تا کہ ہماری بھلائی ہو۔

"میرا حکم یہ ہے کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔" یوحنا 12:15

یہ خُدا کی محبت ہے کہ اُس نے ہمیں یہ شرف بخشا ہے کہ ہم خُدا کے لا تبدیل ازلی اور کامِل کلام کو دُنیا کے پاس لے کر جائیں۔

سب سے بہترین بات یہ ہے کہ خُدا ہمارے ساتھ ہے۔
"جان ویسلی"

کیا یہ خُدا کی محبت نہیں؟

یہ خُدا کی محبت ہے کہ وہ روز بروز ہمیں اپنی پہچان بخش رہا ہے اور اپنے رُوح سے معمور کر رہا ہے۔ یہ خُدا کی محبت ہے کہ ہم اپنی تمام ضروریات کے لئے اُس سے مانگ سکتے ہیں۔ یہ خُدا کی محبت ہے کہ اُسکے تمام کام راست ہیں اور اُس کے تمام وعدے سچے ہیں۔

"خُدا کا ہر وعدہ سچا ہے۔" ڈی ایل موڈی"

یہ خُدا کی محبت ہے کہ وہ ہمیں ایک دوسرے کے لیے دُعا کرنے کے قابل بناتا ہے۔ یہ خُدا کی محبت ہے کہ اُس نے اپنے بیٹے مسیح یسوؔع میں ہماری تمام ضرورتوں کو پورا کر دیا ہے۔

خُدا مجبور ہے کیوں کے وہ اپنے لوگوں کو برکت دئیے بغیر نہیں رہ سکتا۔" ڈیوڈ یونگی چو"

یہ خُدا کی محبت ہے کہ ایماندار موت کو خوشی سے گلے لگاتے اور اُسے نفع کی بات سمجھتے ہیں۔

زندہ رہنا میرے لیے مسیح ہے اور مرنا نفع۔" فلپّوں 21:1

"اے موت تیری فتح کہاں رہی؟ اے موت تیرا ڈنک کہاں رہا؟ 1۔ کُرنتھیوں 55:15

میں اپنے اندر مستقبل کی زندگی محسوس کرتا ہوں۔
" وکٹر ہوگو"

ایک نوجوان کے بارے جو کسی نا قابل علاج بیماری میں مبتلا تھا کہا گیا ہے کہ اگر مجھے عِلم ہو کہ موت کہ بعد میرے ساتھ کیا ہو گا تو میرا خیال ہے کہ میں مرنے سے نہیں ڈروں گا۔ ظاہر ہے کہ وہ نوجوان اُس بادشاہی کے بارے میں نہیں جانتا تھا جو خُدا نے اپنے محبت کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھی ہے۔ اُس آدمی کے دِل میں موت کا خوف تھا لیکن ایک مسیحی کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں مسیح نے ہمیں اُمید بخشی ہے یسوؔع نے کہا۔۔۔

"۔۔۔میں جاتا ہوں تا کہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تا کہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔" یوحنا 14:2۔3

اور پولُس رسول کے مطابق وہ جگہ زمین کی تمام چیزوں سے کہیں بہتر ہے وہ لکھتا ہے۔

"میرا جی تو یہ چاہتا ہے کہ کوچ کر کے مسیح کے پاس جا رہوں کیوں کے یہ بہت بہتر ہے۔" فلپیوں 1:23

مسیحی کے لئے قبر خاتمہ نہیں نہ ہی موت آفت ہے کیوں کے اُس کے پاس ایک جلالی اُمید ہے یعنی آسمان کی اُمید جوں ہی ہم اپنی زندگیاں مسیح کے سپرد کرتے ہیں اُسی لمحہ آسمان میں ہمارا داخل ہونا یقینی ہو جاتا ہے۔ فلموں اور کتابوں میں مختلف طرح سے آسمان کی منظر کشی کی گئی ہے لیکن بائبل مُقدس ہمارے سامنے اِس کے جلال کی ایسی جھلک پیش کرتی ہے کہ کوئی افسانہ نگار اِس کا تصور بھی نہیں کر سکتا اِنسان کے ہاتھ کی بنی ہوئی کوئی چیز کبھی اِتنی خوب صورت نہیں ہوئی جتنی کہ پانی پر پڑتی ہوئی ستارے کی روشنی یا برف پر پڑتی ہوئی چاند کی روشنی اور وہی ہاتھ جس نے درختوں اور کھیتوں اور پھولوں کو بنایا ہے سمندر پہاڑوں بادلوں اور آسمان کو بنایا ہے۔ ہمارے لئے گھر بناتا رہا ہے جو آسمان کہلاتا ہے۔ یہ جگہ اِتنی خوب صورت ہے کہ جب یوحنا رُسول نے اُس کی ایک جھلک دیکھی تو صرف ایک ہی چیز جس سے وہ اُس کی تشبیہ دے سکا وہ نوجوان عورت تھی جو اپنی زندگی کے سب سے خوب صورت لمحہ میں ہو اُس کی شادی کا دِن اُس نے کہا کہ وہ مُقدس شہر۔۔۔

"۔۔۔اُس دُلہن کی مانند آراستہ تھا جس نے اپنے شوہر کے لئے سنگار کیا ہو۔"

مُکاشفہ 2:21

یہ خُدا کی محبت ہے کہ وہ ہمیں ایسی خوب صورت جگہ پر رکھنا چاہتا ہے۔

"اور وہ اُس کا منہ دیکھیں گے اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر لکھا ہوا ہو گا اور پھر رات نہ ہو گی اور وہ چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہ ہوں گے کیوں کے خداوند خدا اُن کو روشن کرے گا اور وہ ابدُالآباد بادشاہی کریں گے۔" مُکاشفہ 22:4-5

ہم خُدا کے ساتھ ابدُالآباد بادشاہی کریں گے یہ اُس کی دائمی محبت کا اعلٰی اعجاز اور ازلی معیار ہے۔

کِتابیات

The Knowledge Of The Holy"By"A.W.Tozer 1961

You are God's Best"By"T.LOsborn

Tell Your Heart To Beat Again"By"Dutch Sheets"2002

The Way To God"By D.L.MOODY 1983

Alive And Growing"By"Vernal Craig"1974

Living Beyond The Limits"By"Franklin Graham"1998

You Can Measure Your Love For God"By"Rodney Francis"2000

The Purpose Driven Life"By"Rick Warren"2002

Theological Expostion Of 1.Corithians"By"Dr.Thomas Clark

کرنتھیوں کے خط کی تفسیر"جے جے لُوکس

کرنتھیوں کے خط کی تفسیر"ولیم میکڈونلڈ

تفسیر الکِتاب"میتھیو ہنری

ہر مجدون تک"بلی گراہم"1989

مسیحی کا سفر"جان بنین"2001

مُقدس جنگ"جان بنین"2004

میعاری مسیحی خادِم"واچ مین نی"1994

کوریا پاک رُوح کی آگ کی لُپیٹ میں"جونتھن گوفورتھ"1997

غیر زبانیں بولنے کے بارہ اُصول"جان ایف مارکس"2007

مدر ٹریسا"کیتھلین وائٹ"2000

جوتھا رُخ"ڈیوڈ یونگی چو"2001

رُوح اُلقدس میرا عظیم شریکِ کار"ڈیوڈ یونگی چو"1997

خُدا کا پیاسا"اے ڈبلیو ٹوزر"1986

قوت سے بھرپور زندگی"اے ڈبلیو ٹوزر"1997

روحانی ترقی کی تڑپ"اے ڈبلیو ٹوزر"2001

پادری شہزاد الیاس پاور اِن ورڈ منسٹریز میں پاسبانی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔
اُن کی اہلیہ آفیہ شہزاد اور بیٹا واعظ شہزاد بھی خدمت گزاری کے کام میں اُن کے ساتھ پیش پیش ہیں۔
آپ سے درخواست ہے ہماری چرچ ٹیم کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں
تاکہ خُدا کے کلام کی خِدمت خُدا کی مرضی کے مطابق سرانجام دے سکیں۔
اگر آپ کو یہ تحریر پسند آئی ہے تو آپ اِس تحریر کو ڈاؤن لوڈ کر کے اپنی کلیسیا کے اراکین، اپنے بہن بھائیوں
اور اپنے دوست احباب کے ساتھ ضرور شیئر کریں خدا آپ کو برکت دے شکریہ۔